مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۲۱-اپریل سنہ ۱۹۲۹ء کو دارالامان واپس تشریف لے آئے۔ حضورؑ کی طبیعت بفضل ایزدی اچھی ہے۔

سٹیشن کے قریب تعمیر منڈی کے نشانات لگ چکے ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی طرف سے تعمیر دوکانات وغیرہ کے متعلق مفصل اشتہار شائع ہو چکے ہیں۔ قطعات زمین ۲۷/۲۸ اپریل نیلام ہونگے۔ جو اصحاب خریدنا چاہیں۔ اس موقعہ پر تشریف لے آئیں۔

لوکل انجمن احمدیہ نے مختلف محلوں میں ایسی مجالس قائم کی ہیں جو اپنے اپنے حلقہ کے معاملات سلجھانے اور ضروری کام سرانجام دینے کے فرائض ادا کیا کریں گی۔

کس بات کا انتظار ہے

"الفضل" کے خاتم النبیین نمبر کی اشاعت میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ پرچہ کی لکھائی شروع کرا دی گئی ہے۔ نہایت اعلےٰ پایہ کے مضامین نظم و نثر میں موصول ہو رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علاوہ غیر احمدی معززین اور غیر مسلم اصحاب کی طرف سے بھی کئی ایک اعلیٰ درجہ کی نظمیں اور مضامین پہونچ چکے ہیں۔ اور روزانہ آ رہے ہیں۔ نہایت خوبصورت اور خوشنما ٹائیٹل کے لئے لاہور کے ایک مشہور کاتب کو آرڈر دے دیا گیا ہے۔ ٹائیٹل کا بلاک بنوایا جائے گا۔ اور اعلےٰ درجہ کے خوبصورت کاغذ پر نہایت خوشنما چھپوایا جائے گا۔ غرض خاتم النبیین نمبر کو ہر رنگ میں دلکش اور دیدہ زیب بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم سے امید ہے۔ یہ پرچہ ہر لحاظ سے ایک بہترین پرچہ ہوگا۔ باوجود بہت گراں بار اخراجات برداشت کرنے اور اس قدر خوبیاں پیدا کرنے کے قیمت صرف پانچ آنے فی پرچہ رکھی گئی ہے۔ زیادہ تعداد میں خریدنے والوں کو خاص رعایت دی گئی ہے۔ اب یہ احباب کرام کا فرض ہے۔ کہ اس پرچہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ اور جلد سے جلد تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے۔ کہ یہ پرچہ کم از کم بیدرہ ہزار کی تعداد میں شائع ہو۔ حضورؓ کی اس خواہش کا پورا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ بشرطیکہ احباب اس طرف توجہ فرمائیں۔

وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک بہت کم احباب نے خریداری کی درخواستیں ارسال فرمائی ہیں۔ ہر ایک احمدی جماعت کو اس پرچہ کی اشاعت کے لئے خاص انتظام کر کے جلد سے جلد اطلاع دینی چاہیئے۔ کہ وہ ہر جون کے جلسہ پر اس کی کس قدر کاپیاں فروخت کر سکے گی۔ اور کوئی جماعت ایسی نہ رہنی چاہیئے۔ جو اس کار خیر میں حصہ نہ لے۔ اس سے نہ صرف حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔

بلکہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس سے ناواقف دُنیا کو واقف کر کے بہت بڑا ثواب بھی ملے گا۔ پس بلا توقف اور بلا انتظار جلد سے جلد مطلع فرمائیے۔ کہ آپ کو کس قدر پرچے ارسال کئے جائیں۔ کوشش کی جائے گی۔ کہ ۲ جون کے جلسہ سے کئی دن قبل پرچہ تیار کر کے احباب کرام کی خدمت میں پہونچا دیا جائے۔ تاکہ ۲ جون کے لیکچروں میں اس سے امداد لی جا سکے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ بہت جلدی پرچہ کی خریداری کی درخواستیں پہونچ جائیں۔ اب قطعاً توقف نہ فرمائیے ؛

الفضل کے خاتم النبیینؐ نمبر کی قیمت

الفضل کا خاتم النبیین نمبر مئی کے آخری ہفتہ میں انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ مضامین کے لحاظ سے صرف اتنا بتا دینا ہی کافی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت فرمودہ ترتیب عنوانات کے ماتحت مہیا و مرتب ہو رہے ہیں۔ اور اس میں ہر مذہب و ملت و ہر مشرب و مسلک کے مسلمانوں نے حصہ لیا ہے۔ کاغذ۔ چھپائی اور لکھائی کے اعتبار سے دیدہ زیب اور دلکش بنانے میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہو گا۔ اور اس کا حجم ۶۴ تا ۷۲ صفحات ہو گا۔ باایں ہمہ قیمت اصل خراجات کے برابر ہی رکھی ہے۔ کیونکہ اصل مقصود اس خاص نمبر کی اشاعت سے حضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کے فضائل کا نشر ہے۔ نہ کہ حصول منافع دُنیا ؛

قیمت فی پرچہ ۵ر ۔ ۲۵ سے ۵۰ تک ۴ر ۔ ۲۶ سے ۱۰۰ تک ۳ر ۔ ۱۰۰ سے زائد ۲۵ فیصدی کمیشن ؛ اس کے علاوہ محصولڈاک یا خرچہ ریلوے دفتر "الفضل" کے ذمہ ہو گا۔ یہ خریدار کے ذمہ ہے ؛

تمام فرمائشات کی تعمیل نقد پیشگی قیمت آنے پر یا بذریعہ وی۔ پی ہو گی۔ منی آرڈر و رجسٹری کی فیس بذمہ خریدار۔ کوئی پرچہ واپس نہیں لیا جائے گا۔ مستقل ایجنسیوں اور سیکرٹری و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی تصفیہ تحریر پر کہ قیمت بہرحال فلاں تاریخ تک ادا ہو جائے گی۔ بغیر وی۔ پی بھی پرچے بھیجے جا سکیں گے۔ ایجنسیاں فی پرچہ ۵ر کے حساب سے فروخت کریں گی ؛

مستقل خریداران الفضل کو (جن سے کم از کم ایک ماہ پیشتر اور دو ماہ بعد کی قیمت آ چکی ہو۔ یا چھ ماہ کے لئے خریدار بنیں) یہ پرچہ مفت ملے گا ؛

مہتمم طبع و اشاعت (الفضل) قادیان

مضمون نگار حضرات توجہ فرمائیں

خاتم النبیین نمبر کی لکھائی شروع کرا دی گئی ہے۔ اور جلد سے جلد ختم کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ تاکہ عمدہ چھپائی کی طرف توجہ کی جا سکے۔ مضمون نگار حضرات بہت جلد اپنے مضامین اور نظمیں ارسال فرمائیں۔ تاکہ درج کی جا سکیں۔ اگر کوئی مضمون یا نظم ایسے وقت میں پہنچی۔ جبکہ پرچہ میں گنجائش نہ رہی۔ تو اعلیٰ سے اعلیٰ ہونے کے باوجود بھی درج نہ ہو سکیگی۔ اور سوائے اظہار افسوس کچھ نہ کیا جا سکے گا۔ احباب کرام کو چاہئے۔ اب قطعاً توقف نہ فرمائیں۔ اور فوراً مضامین بھیجدیں ؛

خواتین سے بھی یہی گذارش ہے ؛

اشتہار دینے والے اصحاب سے گذارش

الفضل کا یہ خاص پرچہ بہت بڑی تعداد میں شائع ہو گا۔ جو کم از کم ایک لاکھ آدمیوں کے مطالعہ میں آئے گا۔ ہندوستان کے ہر علاقہ میں کثرت شائع ہونے کے علاوہ انگلینڈ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ سماٹرا۔ ماریشس سیلون وغیرہ ممالک میں بھی بھیجا جائے گا۔ اشتہار دینے والے اصحاب بہت جلد جگہ ریزرو کرا لیں۔ نرخ بہت ارزاں ہیں۔ اشتہارات کے لئے بہت تھوڑے صفحے مخصوص ہوں گے۔ ہر اشتہار عمدگی کے ساتھ شائع کیا جائے گا ؛

قتل راجپال اور ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات

انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے۔ کہ دو غلطیاں مل کر ایک صحیح نتیجہ پیدا نہیں کر سکتیں۔ لالہ راجپال کی تصانیف خلاف اسلام۔ اُن کی ایک غلطی تھی۔ اس کے مقابلہ میں اُن کو قتل کرنا۔ یا قتل کی دھمکی دینا بھی ایک غلطی ہے۔ اور یہ رحمۃ للعالمینؐ کی شان کے اظہار کے لئے نہایت غلط طریق ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں منافرت اور کشمکش جو پہلے سے ہی موجود تھی۔ اُسے دوبارہ زندہ کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض ہندو دوستوں کی طرف سے اس قسم کے خطوط ملے ہیں۔ کہ وہ موجودہ صورت کشمکش میں آنحضرت صلعم کے اعزاز میں جو جلسے ہوں گے۔ اُن میں حصہ نہیں لے سکتے۔ حالانکہ اسی قسم کے فرقہ وارانہ اشتعال اور منافرت کو دُور کرنا ان جلسوں کے مقاصد میں سے ایک اعلیٰ مقصد ہے ؛

اگر ہم ایسے مواقع پر بھی ایک دوسرے سے ملاپ اور تعاون چھوڑ دیں۔ تو اس کا آخر نتیجہ یہی ہو گا۔ کہ جو حصہ قوم فساد ڈلوانا چاہتا ہے۔ وہ اپنے مقصد میں مکمل طور پر کامیاب ہو کر ملک کو تباہ و برباد کر دے گا۔ اور نیک دل اور انصاف پسند اور شریف الطبع لوگ دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں گے۔ اور حالات اس قسم کی صورت اختیار کر لیں گے۔ کہ اس کے بعد اصلاح ناممکن ہو جائے گی۔ چونکہ کسی انسان کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے اس کی ذہنیت اور اس کے حالات۔ خواہشات۔ جذبات کا مکمل علم و ادراک ضروری ہے۔ اس لئے ہندوؤں کے لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمانوں کی ذہنیت وغیرہ کو سمجھنے کے لئے کوشش کریں ایک مسلمان کی ذہنیت سمجھ سکنے کے لئے اس کے مذہب کی تعلیم اور اُس کے رسولؐ (فداہ ابی و امی) کے متعلق احکام اور تعامل جس پر وہ اپنے جان و مال اور اولاد قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس کا سمجھنا ضروری ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے لئے ہندو ازم کی تعلیم اور اُن کے اوتاروں اور رشیوں کے حالات کا علم ضروری ہے۔ اس لئے جب ہم نے پچھلے سال ہندو اور سکھ دوستوں کو ان جلسوں میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی۔ تو اس وقت اس بات کا بھی اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ہندو صاحبان اور سکھ صاحبان کو چاہئے کہ وہ اپنے بزرگوں کے لئے اس قسم کے اجلاس منعقد کرائیں۔ ہم بڑی خوشی سے ان میں حصہ لیں گے ؛

یہ مذہبی پروپیگنڈا نہیں ہے۔ بلکہ باہمی مفاہمت کے لئے ایک رنگ کی کوشش ہے۔ اور چونکہ ہندوستان کی قومی خصوصیتوں میں سے مذہبیت ہے۔ اس لئے مذہبی رنگ اختیار کیا گیا ہے۔ ایک انگریز جو غیر ملک کا باشندہ ہے۔ وہ ایک مسلمان کو ہندو کی نسبت زیادہ سمجھتا ہے۔ اسی طرح سے وہی انگریز ایک ہندو کی ذہنیت کے متعلق اُس کے ہمسایہ مسلمان کی نسبت زیادہ علم رکھتا ہے۔ اس اعلیٰ علم کی بنا پر وہ ہر ایک کے خیالات کو بہتر سمجھ کر ان دونوں پر حکومت کر رہا ہے۔ اور جب تک یہ دونوں ہمسایہ قومیں باہمی جہالت کو دُور نہ کریں گی۔ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور اتفاق بہت مشکل ہے۔ اور ضرور ہے کہ ہندوستان غیر ممالک کا تختۂ مشق بنا رہے۔ اس لئے مسلمانوں کے تمام فرقوں اور ہندو صاحبان اور سکھ صاحبان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ۲ جون ۱۹۲۹ء کے جلسوں میں حصہ لے کر اپنی وسعت حوصلہ فراخ دلی اور اپنے ہمسایہ اقوام کی سچی ہمدردی و خیر خواہی کا ثبوت دیں ؛

خاکسار فتح محمد سیال ایم۔ اے سیکرٹری صیغہ ترقی اسلام قادیان

احمدی خواتین کیلئے اعلان

میں ان تمام مرکزی و بیرونی بہنوں کی آگاہی کے لئے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ عرض کرنے کے بعد لجنہ اماء اللہ کی طرف سے رزولیوشن نمبر ۲۴ کے مطابق اعلان کرتی ہوں جنہوں نے گذشتہ سے پیوستہ سال یہ ثابت کر دیا تھا۔ کہ ہم اپنے ہاتھ کی محنت سے خدمات اسلام میں حصہ لے سکتی ہیں۔ اور انہوں نے مختلف اشیاء اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے نمائش کے لئے ارسال کی تھیں۔ بعض بہنوں نے گذشتہ سال کی نمائش کے لئے اوجہ اس طرف سے تحریک نہ ہونے کے بھی اشیاء ارسال فرمائیں۔ میں ان بہنوں سے اور تمام ان بہنوں سے جو کہ پچھلے سال مرکزی لجنہ کیطرف سے تحریک نہ ہونے کے باعث اس کار خیر میں شامل نہیں ہو سکیں۔ [illegible] مطالبہ کرتی ہوں۔ کہ وہ آئندہ آنیوالے جلسہ پر اشیاء کی نمائش کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ اور [illegible]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل

نمبر ۸۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

جسمانی صحت اور طاقت کو نشوونما دینے کی ضرورت

تاریخ عالم کے وہ زریں اوراق جو مسلمانوں کی شجاعت و بسالت کی داستانوں کے حامل ہونے کے سبب آج بھی بڑے بڑے جری اور سورما انسانوں کی آنکھوں میں چکا چوند پیدا کر دیتے ہیں۔ اور جن کے ایک سرسری مطالعہ سے مردہ سے مردہ عروق میں بھی خون زندگی دوڑنے لگ جاتا ہے۔ کبھی محو نہیں ہو سکتے۔ دنیا کا کوئی ایسا خطہ نہیں۔ جہاں شجاعانِ اسلام کے کارناموں کی داستانیں زبان زد نہ ہوں۔ اور کوئی ملک ایسا نہیں۔ جہاں اپنے زمانہ عروج میں مسلمانوں نے اپنی شجاعت مردانہ۔ عالی حوصلگی۔ استقلال و پامردی۔ وسیع اخلاقی اور فراخ دلی کا سکہ نہ بٹھا دیا ہو۔

مسلمانوں نے جس طرف کا رخ کیا۔ فتح و کامرانی ان کے پاؤں چومتی رہی۔ جدھر قدم اٹھایا۔ مظفر مندی ہمیشہ ان کے ساتھ رہی۔ مسلمان اور شکست دونوں متضاد الفاظ تھے۔ کوئی سچا مسلمان جانتا بھی نہ تھا۔ کہ شکست کیا ہوتی ہے۔ اور میدان سے پسپا ہونا کسے کہتے ہیں۔ لیکن وائے برحال ما۔ کہ ہم نے جہاں اپنے آباء کی دیگر خصوصیات سے کنارہ کشی کر لی۔ وہاں جرأت و شجاعت بھی جو ایک مسلم کا طرۂ امتیاز تھی۔ ہم سے جاتی رہی۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ وہ اقوام جو ایک زمانہ میں مسلمانوں کی ہوا کے آگے خس و خاشاک کی طرح اڑتی پھرتی تھیں۔ انہیں دعوتِ مبارزت دے رہی۔ اور ان کی قوت و طاقت کو چیلنج کر رہی ہیں۔ وہ لوگ جو بہادران اسلام کا نام سنکر ہوش گم کر کے لومڑی کی طرح بلوں میں گھس جاتے تھے۔ آج مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رہے ہیں۔

آج بے شک مسلمانوں کے لئے اپنی اقتصادی حالت کی درستی نہایت ضروری ہے۔ صنعت و حرفت کی طرف خاص طور پر متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ ان سب سے بڑھ کر انہیں اپنی جسمانی طاقت کے نشوونما کی ضرورت ہے۔ ایک مسلم جس نے سرسری نظر سے بھی تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا ہے۔ جب آئے دن اخبارات میں مسلمانوں پر اغیار کی زیادتیوں کا ذکر پڑھتا۔ ان کی زبردستی اور اپنی زیردستی اور ان کے بڑھتے ہوئے حوصلوں کے مقابلہ میں مسلم کی بے بسی اور کمزوری کو مشاہدہ کرتا ہے۔ تو کلیجہ تھام کر اور دل مسوس کر رہ جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں۔ اس کا دل گداز سینہ فگار اور جگر پاش پاش ہو جاتا ہے۔ وہ عالم تصور میں اپنی گذشتہ تاریخ پر ایک نگاہ ڈالتا ہے۔ اور اپنی موجودہ حالت کا اس سے مقابلہ کر کے ایک آہ سرد بھرتا اور خاموش ہو جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی گذشتہ شان بحال کرنے اور اس خزاں رسیدہ چمن میں از سر نو بہار کے آثار پیدا کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ وہ جہاں اور امور میں مسلمانوں کی راہ نمائی کرے۔ وہاں اس پہلو سے بھی انہیں بیدار کرنے کی کوشش میں لگی رہے۔ اور خود اپنی جسمانی طاقت کے نشوونما کے لئے بھی باقاعدہ انتظام کرے اس امر کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے خود حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے امسال کی مجلس مشاورت میں یہ تحریک پیش کی گئی تھی۔ کہ جماعت کی جسمانی صحت اور طاقت کو نشوونما دینے کے لئے کونسی تجاویز عمل میں لائی جائیں۔ مجلس مشاورت نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے جو فیصلہ اس امر کے متعلق کیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ

جماعت کے لوگ کوئی نہ کوئی ایسی ورزش ضرور کریں۔ جو صحت کے لئے مفید ہو۔ تکلیف برداشت کرنے کی عادی بنائے اور بہادری و جرأت میں ممد ہو۔ نیز وہ نوجوان جو ۴۰ سال کی عمر تک کے ہوں۔ انہیں فوجی ورزشیں اور فوجی کام سکھائے جائیں نیز تلوار اور گتکے کا کام بھی سکھایا جائے۔ یوں تو تلوار ہر اس شخص کو ضرور رکھنی چاہئے۔ جو گورنمنٹ کی اجازت کے ماتحت رکھ سکتا ہے۔

آج دنیا ایک نہایت نازک دور سے گذر رہی ہے۔ اور معلوم نہیں دنیا میں اور کیا انقلابات آنے والے ہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نہ صرف یہ کہ اپنی جسمانی طاقت کے نشوونما کی طرف خاص توجہ کرے۔ بلکہ تمام مسلمانوں کو مضبوط اور طاقتور بنانے کا کام بھی نہایت تندہی سے سرانجام دے۔ اس سلسلہ میں برادران وطن کی سرگرمیوں کا ذکر بھی بے محل نہ ہوگا۔ ان کے کئی ایک ادارے صرف قوم کی جسمانی صحت کی دیکھ بھال کا کام کر رہے ہیں۔ سنگھٹن۔ مہابیر دل۔ اور پھر ڈاکٹر مونجے کی حملہ تحریک اسی غرض کے ماتحت جاری کی گئی ہیں۔ آئے دن اس کے لئے جلسے منعقد ہوتے اور نہایت گرما گرم تقریریں کی جاتی ہیں۔ حال میں دہلی کی ہندو ینگ مین ایسوسی ایشن نے اپنا جلسہ منعقد کیا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے صدر جلسہ پروفیسر اندر نے کہا:۔

"بہنو۔ آپ اپنے بچوں کو بہادر بناؤ۔ لڑکوں کو تلوار اور بندوق تک چلانا سکھاؤ۔ گھوڑے پر چڑھنا کرنا۔ بھری

اور لاٹھی چلانے کی تعلیم بچوں کو دینی چاہئے۔ اور ان کو بے خوف بنانا چاہئے"

(تیج ۱۴ اپریل)

صرف یہی نہیں۔ کہ ہندو مرد ہی اس طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ بلکہ ہندو عورتوں کو بھی مسلح کرنے کی تحریکیں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ مشہور ہندو لیڈر سوبھاش چندر بوس نے ایک جلسہ میں جو کھڑک بہادر سنگھ کو ایڈریس دینے کے لئے منعقد ہوا تھا۔ تقریر کرتے ہوئے ہندو عورتوں سے کہا:۔ "انہیں چاہئے۔ اپنی حفاظت کے لئے اپنے پاس خنجر رکھا کریں"

(ملاپ ۱۰ اپریل)

جہاں تک اپنی حفاظت کا تعلق ہے۔ کسی کو اس قسم کی تحریکوں کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کیا مسلمانوں کو اپنی حفاظت کی ضرورت ہے۔ یا نہیں۔ اور کیا مسلمان اس ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر برادرانِ وطن تعداد میں۔ مال میں۔ رسوخ میں۔ طاقت میں مسلمانوں پر فوقیت رکھنے کے باوجود اپنی حفاظت کے لئے اپنی جسمانی طاقت کو نشوونما دینے کی جدوجہد میں سرگرمی کے ساتھ مصروف ہیں۔ تو مسلمان جو ہر رنگ اور ہر پہلو سے کمزور و ناتواں ہیں۔ ان کے لئے تو اس طرف متوجہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور خاص کر جماعت احمدیہ کو۔

مجلس مشاورت میں ایک معزز نمائندہ نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی۔ کہ احمدی خواتین کو بھی اپنے پاس حفاظت کا سامان رکھنا چاہئے۔ اگرچہ اس کے متعلق کوئی باقاعدہ تجویز زیر غور نہ آئی۔ کیونکہ ابھی تک تو مردوں نے بھی اس طرف توجہ نہیں کی۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو۔ احمدی خواتین اپنے طور پر اس طرف متوجہ ہوں۔ اور چھوٹی سی تلواریں اپنے پاس رکھنے کے لئے خرید لیں۔

فی الحال ہم اس امر کو تو احمدی خواتین کی مرضی اور منشاء پر چھوڑتے ہیں۔ لیکن مردوں کے متعلق اس بارے میں جو کچھ طے پا چکا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے خاص طور پر توجہ دلاتے ہیں۔

راجپال قتل کی قدری

راجپال ایک بالکل معمولی حیثیت کا آدمی تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں قطعاً کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے ملک یا کم از کم ہندو قوم کو ہی کوئی مستقل نہ سہی۔ عارضی فائدہ ہی پہنچ سکے۔ اس کی مدت العمر کی کمائی یہی ہے۔ کہ اس نے کروڑوں مسلمانوں کے سینوں میں ناسور ڈال کر ملک کے اندر منافرت کی خلیج کو وسعت دے دی۔ اور ملک کی آزادی اور ترقی کے راستہ میں بہت سی مشکلات پیدا کر دیں۔ اس نے ایک ایسی کتاب شائع کی۔ جس پر گاندھی جی کو بھی اظہار نفرت کرنا پڑا۔ ہر بہی خواہ ملک کا فرض تھا۔ کہ ایسے شخص کے متعلق ایسی روش اختیار کرتا جس سے آئندہ کسی کو اس طرح منافرت انگیزی کی جرأت نہ ہو۔ لیکن ہندوؤں نے اس کی زندگی میں ہی اس کی پیٹھ نہ ٹھونکی۔ بلکہ اب بھی جب وہ نامعلوم باعث کی بناء پر قتل ہو چکا ہے۔ اس کے نام سے ملک کے اندر ایک مستقل تفرقہ پردازی کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں"

آریہ پرتی ندھی سبھا نے اس کے نام سے ایک فنڈ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جس سے بقول ملاپ (۱۹ اپریل) "ان لوگوں

کے خاندان کی مدد کی جائے گی۔ جو دھرم کی خاطر اور ہندوازم کے پرچار کی خاطر مارے جائیں "۔

ہندوؤں کا حق ہے۔ کہ "دھرم کی خاطر اور ہندوازم کے پرچار کی خاطر" مارے جانے والوں کے لئے جس قدر بھی چاہیں۔ عزت و سربلندی کے مقام تجویز کریں۔ لیکن یہ تو بتائیں۔ راجپال نے کونسا "دھرم پرچار" کیا۔ اور وہ کس طرح "دھرم کی خاطر" مارا گیا۔ اس نے ہندو قوم کے لئے کیا کام کیا۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں گالیاں بکنا "ہندو دھرم کا پرچار" ہے۔ اگر نہیں تو کیا ایسے شخص کی یادگار قائم کرنا بالفاظ دیگر ہندوؤں کو اس بیہودگی کے اعادہ کی جرأت دلانا نہیں۔ ہم شریف اور امن پسند ہندوؤں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کی کارروائیوں میں حصہ نہ لیں۔ جو ملک میں فتنہ و فساد قائم رکھنے کا ذریعہ بنائی جائیں ؛۔

خالصہ جی کی سینہ زوری

پنجاب میں سکھوں کی آبادی صرف گیارہ فیصدی ہے۔ اور پنجاب سے باہر کسی صوبہ میں ان کا وجود قابل ذکر نہیں۔ لیکن صوبہ پنجاب میں انہیں چوبیں فیصدی نیابت حاصل ہے۔ یعنی تناسب آبادی سے دو گنا سے بھی زیادہ۔ مگر بایں سکھ مطمئن نہیں۔ اور پنجاب میں ۳۰ فیصدی اور مرکزی حکومت میں ⅓ نیابت کے طلبگار ہیں۔ چنانچہ سکھ آل پارٹیز کانفرنس کا ایک جلسہ سکھ مشنری کالج امرتسر میں مشہور قوم پرست لیڈر بابا کھڑک سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں طے پایا۔ "اگر کانگریس سکھوں کے ساتھ مناسب سمجھوتہ نہ کرے۔ تو لاہور کانگریس کے اجلاس کو ناممکن بنا دیا جائے۔ سکھوں کو پنجاب میں ۳۰ فیصدی حقوق دئے جائیں۔ اور مرکزی حکومت میں ⅓ حصہ دیا جائے" (ملاپ ۱۶ اپریل)

قطع نظر اس سے کہ سکھوں کے دعاوی اور مطالبات کہاں تک منصفانہ اور معقول ہیں۔ ان کے حصول کے لئے ان کی جد وجہد اور سرگرمیاں مسلمانوں کے لئے نہایت ہی سبق آموز ہیں۔ جو اپنے حقوق سے غافل بیٹھے ہیں۔

ہندوستان کا افلاس اور اسراف

ہندوستان بلحاظ غربت و ناداری دنیا بھر میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ لاکھوں بندگان خدا اس خطہ عالم میں ایسے بستے ہیں۔ جو ہزار کوشش اور محنت و مشقت کے باوجود رشتہ جسم اور روح کو برقرار رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ (۱۹ اپریل) نے اطلاع دی ہے۔ کہ بہرائچ کے ایک مسلمان نے ناداری سے تنگ آ کر اور زندگی کا کوئی ذریعہ نہ دیکھتے ہوئے اپنے دو ننھے ننھے بچوں کو کلہاڑی سے قتل کر دیا۔ اس کے بعد خودکشی کے ارادہ سے آپ بھی کوئیں میں کود پڑا۔ اس قسم کے واقعات روزانہ ہوتے رہتے ہیں۔ ایک طرف تو افلاس اور تنگدستی کے ہاتھوں یہ حالت ہے۔ اور دوسری طرف تقریباً ۶۰ کروڑ روپیہ کی شراب ہر سال ہندوستان میں خرچ ہوتی ہے۔ دیگر لغویات اور فضول خرچیاں اس کے علاوہ ہیں ؛۔

جو لوگ ہندوستان کو غلامی سے آزاد کرانے کی فکر میں ہیں۔ انہیں چاہئے پہلے

گذشتہ پرچہ میں "علماء حق" کے داڑھیاں منڈانے کی تجویز کے متعلق کسی قدر عرض کیا جا چکا ہے۔ مزید گذارش یہ ہے۔ چونکہ ملیح آبادی صاحب نے مولویوں کی اس "جماعت" کی جس میں وہ خود بھی شامل ہیں "حقیقت" خود بیان کر دی ہے۔ اسلئے ان پر تو کسی کو تعجب نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے "علماء حق" کے داڑھیاں منڈا ڈالنے سے کسطرح "ایک نہ ایک دن مسلمان ملاؤں کے پنجے سے چھوٹ جائیں گے"۔ اگر "علماء حق" داڑھیاں چٹ کرا سکتے ہیں۔ تو علماء سو کو اس سے کون روک سکتا ہے۔ پھر ان میں کوئی امتیاز نہ رہیگا۔ اس وقت ایسے فرزانہ روزگار "علماء حق" کیا کرینگے۔ پھر کیا وہ اپنے ناک کان کاٹ کر "حد فاصل" قائم کرینگے۔ اور ملیح آبادی صاحب یہ وعظ شروع کر دیں گے۔ کہ "ناک اور کان کی وجہ سے آدمی نہ تو عالم دین ہی بن جاتا ہے۔ نہ مقدس و پرہیزگار ہی بن جاتا ہے"۔ اس لئے ان کے رکھنے کی ضرورت نہیں ؛۔

اسی سلسلہ میں ایک اور بات بھی قابل غور ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ بالفاظ ملیح آبادی صاحب "یہ واقعہ دنشاہد ہے۔ آپ کتنے ہی بڑے عالم دین اور متمسک بالکتاب والسنہ کیوں نہ ہوں۔ لیکن اگر آپ کے سر پر پگڑی اور منہ پر داڑھی نہیں ہے یا چھوٹی ہے۔ تو آپ کی بہتر سے بہتر دینی گفتگو بھی عوام پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتی۔ اس کے مقابلہ میں داڑھی اور عمامہ کا یہ اثر ہے :۔ کہ "جاہل مُلّاں جب عمامہ سے آراستہ ہو کر اپنی گردے کی داڑھی ہلاتا عوام میں پہونچ جاتا ہے۔ تو اس کی ہر نامعقولیت قبول کر لی جاتی ہے۔ صرف قبول ہی نہیں۔ بلکہ اس دجال کی توند لذیذ کھانوں سے اور جیب چاندی سونے سے بھر دی جاتی ہے"۔

مقطع کا بند توان سطور میں آخر کا فقرہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ ملیح آبادی صاحب کو ساری شکایت اس بنا پر ہے۔ کہ داڑھی رکھنے اور عمامہ باندھنے والے کی "توند لذیذ کھانوں سے اور جیب چاندی سونے سے بھر دی جاتی ہے"۔

سوال یہ ہے۔ جب داڑھی اور عمامہ کا عوام میں اس قدر اثر ہے تو داڑھی منڈے علماء کو خواہ وہ اپنے چہروں پر "علماء حق" کے الفاظ کندہ کرا لیں۔ کون منہ لگائے گا۔ اور کون ان کی بات سنیگا۔ مزاہی آ جائے۔ اگر زمیندار اور ملیح آبادی صاحب کے "علماء حق" داڑھیاں منڈا کر اور "عملی نمونہ بن کر عوام کو سمجھانا شروع کر دیں"۔ عوام تو کچھ سمجھیں یا نہ سمجھیں "علماء حق" یہ ضرور سمجھ جائیں۔ کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک خاص حکم اور آپ کے "عملی نمونہ" کی تحقیر اور تذلیل کرنے اور پھر اپنے آپ کو "خیار العلماء" بتانے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے

ملیح آبادی صاحب اگر کسی خاص ضرورت کے ماتحت داڑھی منڈانا

چاہتے ہیں۔ اور اس حرکت سے رک نہیں سکتے۔ تو جو چاہیں۔ کریں یہ کیا بے ہودگی ہے۔ کہ اوروں کی داڑھیوں کا بھی صفایا کرانا چاہتے ہیں۔ کیا وہ اس روایتی گیدڑ کی مثال کا اعادہ کرنا چاہتے ہیں جس کی دُم کسی وجہ سے کٹ گئی تھی اور اس نے سب گیدڑوں کو بلا کر تحریک کی تھی۔ تم بھی اپنی دُمیں کٹا دو۔ ورنہ دوسروں کی داڑھی کے اثر کو زائل کرنے کا یہ بھی کوئی طریق ہے۔ کہ اپنی داڑھی نوچ ڈالی جائے۔

اس طرح "علماء سو" کو تو کوئی نقصان نہ پہنچیگا۔ البتہ "علماء حق" اور زیادہ لوگوں کی نظروں سے گر جائیں گے۔ اور عوام ان کی بات بھی سننا گوارا نہیں کرینگے۔ اصل طریق "علماء سو" کے تباہ کن اثر کو زائل کرنے اور بیچارے عوام کو ان کے پنجے سے چھڑانے کا یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ جو خود اسلام کی اصل حقیقت سے واقف ہوں۔ اپنی قوم کی ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات رکھتے ہوں۔ قوم کی ترقی کے لئے ایثار کے لئے تیار ہوں۔ اسلام کی اشاعت اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد سمجھتے ہوں۔ وہ اٹھیں۔ اور عوام کو پند و نصیحت کریں۔ ان کے مردہ جذبات کو زندہ کریں۔ اور انہیں اسلام کی حقیقی تعلیم کے پابند بنائیں ؛۔

ہمیں "ملیح آباد" کے "مولانا عبد الرزاق" پر علماء کو داڑھیاں منڈانے کی تحریک کرنے اور "زمیندار" پر اس تحریک کو شائع کرنے کے باعث ہی حیرت تھی۔ کہ ۱۶-اپریل کے "پیغام صلح" نے ہماری حیرت کو انتہا تک پہونچا دیا۔ یہ اس انجمن کا اخبار ہے جس نے اپنے طول طویل نام میں "اشاعت اسلام" کے دلکش الفاظ بھی رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس کا تعلق ایک ایسے انسان سے بتایا جاتا ہے۔ جو "حضرت امیر" ہونے کے علاوہ مفسر قرآن اور تعلیم اسلام کا پورا پورا ماہر کہلاتا ہے۔ لیکن "علماء حق" کی داڑھیاں منڈانے والے مضمون کے متعلق اس نے اپنی برأت کی اتنی بھی ضرورت نہیں سمجھی۔ جتنی "زمیندار" اور "مدینہ" کے سے سیاسی اخبارات نے اس کی اشاعت پر محسوس کی۔ اور صفحہ اول پر بڑی شان کے ساتھ یہ مضمون شائع کیا ہے ؛۔

اس سے یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ "پیغام" اس تحریک کے ساتھ پورا پورا اتفاق رکھتا ہے۔ اور اس کے نزدیک یہ نہایت ضروری ہے کہ "علماء سو" کو گرانے کے لئے "علماء حق" داڑھیاں منڈا ڈالیں۔ اب صرف یہ معلوم ہونا باقی ہے۔ کہ اہل پیغام اس پر عمل کب سے شروع کرتے ہیں۔ ہماری ناچیز رائے کو اگر قابل التفات سمجھا جائے۔ تو ہم عرض کریں۔ "پیغام" اپنے "حضرت امیر" کے مشورہ سے ایک تاریخ مقرر کر کے اعلان کرے یا "حضرت امیر ایدہ اللہ" کے قلم سے ہی کرا دے۔ کہ وہ تمام لوگ جو انہیں "حضرت امیر" مانتے ہیں، اور جنہوں نے داڑھیاں رکھی ہوئی ہیں بلا خلاف تاریخ احمدیہ بلڈنگس لاہور کی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی

پیدائش

آج سے تقریباً ساڑھے تیرہ سو سال قبل ریگستان عرب میں ۲۰ راپریل ۵۷۱ء کو بحیرۂ احمر کے مشرقی کناروں کے قریب ساحل سمندر سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر "مکہ" نامی ایک گاؤں میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ اور اسی طرح پیدا ہوا۔ جس طرح ہزاروں کی تعداد میں ہر روز بچے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بچہ جس کی والدہ کا نام آمنہ اور والد بزرگوار کا نام نامی عبداللہ تھا۔ قریش کے سب سے ممتاز گھرانے بنو ہاشم کا چشم وچراغ تھا۔ اس کے دادا نے اس کا نام "محمد" رکھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

دعاء خلیل

آج سے ہزارہا برس قبل اسی ریگستان۔ واد غیر ذی زرع میں خدا تعالےٰ کے خلیل نے نہایت تضرع کے ساتھ دعا فرمائی تھی:۔

ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے خلیل کی دعا کو قبولیت کا شرف بخشا۔ اور اپنے "عزیز" اور "حکیم" ہونے کا ثبوت زبردست ثبوت بے نظیر برہان اس طرح پیش کیا۔ کہ ابراہیم کے بیٹے اسماعیلؑ کی نسل سے، ہاں اسی اسماعیل کی نسل سے جو خدا کا ذبیح تھا۔ ہاں وہی اسماعیل جو "ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین" کا ورد کرنے والا تھا۔ ہاں وہی اسماعیلؑ جس کو نصاریٰ نے بالکل بے حقیقت قرار دیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کی "زبردست حکمت" نے یہی مناسب سمجھا کہ "افضل الانبیاء" ؎

طوق الرسالۃ تاج الرسل خاتمھم
بل زینۃ لعباد اللہ کلھم

اسی ذبیح اللہ کی اولاد سے پیدا ہو۔

انجیل کی پیشگوئی

گو یہ پیدائش اپنے حالات ماحول کے لحاظ سے ایک معمولی بالکل معمولی ولادت نظر آتی ہے۔ مگر ایک نکتہ شناس اور مدبر اس میں بہت سی باریک در باریک حکمتوں کو مضمر دیکھتا ہے اسی پیدائش سے حضرت ابراہیم کی دعا قبول ہوئی تھی۔ اور اسی پیدائش سے انجیل کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی "جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہوا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا۔ اور تمہاری نظروں میں عجیب ہے۔ جو اس پتھر پر گریگا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے۔ اور وہ جس پر گریگا۔ اسے پیس ڈالیگا" (متی باب ۲۱ آیت ۴۲-۴۴)

وہ بچہ بڑھا۔ اور پلا۔ دنیادی کاروبار میں مشغول رہا۔ تجارت کی قوم کی بھیڑیں چرائیں۔ ان پڑھ بدوؤں کی صحبت میں رہا۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے انک لعلیٰ خلق عظیم (القلم رکوع ۱) کا عظیم الشان خطاب خدا تعالیٰ سے پایا۔ "یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور تمہاری نظروں میں عجیب ہے۔"

تکالیف

وہ اکیلا دنیا میں اُٹھا۔ "اس نے تلوار کے سایہ میں پرورش پائی" ہر قسم کی مصیبتیں اسے اُٹھانا پڑیں۔ اس کا خاندان اس کا مخالف ہوا۔ اس کے دوست اس کے دشمن ہو گئے۔ وہی لوگ جن سے وہ محبت کرتا تھا۔ وہی لوگ جن کی بہتری کا خیال اس کے دل کو کھا رہا تھا۔ وہی قوم جس کی بہبودی کے غم میں وہ گھلا جاتا تھا۔ اس کی اشد ترین دشمن ہوئی۔ اسے اس کی محبوب ترین چیز، اپنے جدّ امجد کی واحد یادگار، حرم کعبہ میں عبادت سے روکا گیا۔ اس کے سر پر عین سجدہ کے وقت اُونٹ کی اوجھ لا کر ڈالی گئی۔ اس کے گلے میں پٹکہ ڈال کر گلا گھونٹا گیا۔ اس کو پتھر مار مار کر سر سے پاؤں تک زخمی کر دیا گیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سے عبرتناک مقاطعہ، ایک خطرناک بائیکاٹ کیا گیا۔ ایک دن نہیں۔ دو دن نہیں۔ مہینہ نہیں۔ ایک سال نہیں۔ پورے تین سال تک کسی کو اس سے ملنے کی اجازت نہ دی یہ سب کچھ کیوں تھا؟ صرف اس لئے کہ وہ ایک خدا کی پرستش کی تعلیم دیتا تھا۔ اور اس سے کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا۔ اور اس کی جبین نیاز لات عزیٰ کے سامنے نہ جھکتی تھی۔ مگر خدا تعالےٰ کے اس بندے نے ان مصائب کو پرپشہ کے برابر بھی وقعت نہ دی اور خدا تعالیٰ کی وحدت کو کثرت کے مقابلہ میں پیش کرتا ہی گیا۔

نتیجہ

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ فرد واحد ایک قوم سے متبدل ہو گیا۔ کفر اسلام اور شرک۔ توحید کے رنگ میں نظر آنے لگا۔ وہی جو بتوں کی خاطر خدا کے برگزیدہ بندے کو طرح طرح کے عذاب دیتے تھے توحید کے علمبردار بنے اور توحید کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں اللّٰھم صلی علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ابتدائی زندگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ کہ تھوڑا عرصہ پہلے آپ کے والد بزرگوار نے وفات پائی چھ سال کے ہوئے تو آغوش مادر سے بھی ہمیشہ کے لئے محروم کر دئے گئے۔ اب تک آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کی محبت سے پرورش فرما رہے تھے مگر قدرت کسی کا احسان آپ کے سر پر رکھنا نہ چاہتی تھی۔ آٹھ سال کی عمر میں دادا بھی فوت ہو گئے۔ اور آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی کفالت اپنے ذمہ لی۔ آپؐ جب بیس سال کے ہوئے۔

تو "حلف الفضول" میں شرکت فرمائی۔ جو ظالم کے خلاف مظلوم کی حمایت کا مبارک عہد تھا۔

صادق اور امین

آپ کی راستبازی اس قدر بڑھی کہ آپ کو صادق اور امین کا لقب ملا۔ آپ ۲۴ سال کی عمر میں مکہ کی ایک مالدار عورت خدیجہ کے مال کی تجارت کی غرض سے شام تشریف لے گئے۔ اس سفر کے متعلق قیس بن سائب مخزومی نے جو خود شام میں تجارت کرتا تھا۔ شہادت دی۔ کنت لا تداری ولا تماری۔ کہ آپ کا معاملہ صاف ہوتا تھا۔ کسی قسم کا جھگڑا نہ کرتے تھے۔ سفر سے واپسی پر خدیجہ کے نوکر نے جو حضور کے ہمراہ تھا۔ خدیجہ سے سفر کے تمام حالات بیان کئے اور حضورؐ کی تعریف کی۔ خدیجہ نے خوش ہو کر اور آپ کی راستبازی سے متاثر ہو کر حضور کو شادی کا پیغام دیا۔ حضور نے منظور فرمایا۔ اور ۲۵ سال کی عمر میں چالیس سالہ بوڑھی سے شادی کی۔ اللّٰھم صلی علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حضرت خدیجہؓ نے اپنے تمام غلام آپ کے سپرد کئے۔ حضور نے سب کو آزاد کر دیا۔ اور دنیا کو غلامی سے نکالنے کی بنیاد ڈالی۔

غار حرا

آپ وقت نکال کر پاس ہی غار حرا میں چلے جاتے اور وہاں جا کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے۔ اور "فتفکروا فی خلق السموات والارض" ۔ پر اس کے نزول سے قبل ہی آپ کا عمل تھا۔ آخر خدا تعالےٰ کے اپنے تمام وعدوں کے پورا ہونے کا وقت آیا رحمت خداوندی جوش میں آئی۔ اور دنیا کی تمام کتابوں سے اعلےٰ اور ارفع شان والی کتاب کا ابتدا ہوا۔ "بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرأ باسم ربک الذی خلق ۔ (علق ع۱) اور بائیبل کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ "میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے (بنی اسرائیل کے بھائیوں سے) تجھ سا (موسےٰ سا) ایک نبی برپا کرونگا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالونگا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وہ ان سے کہیگا۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہیگا۔ نہ سنیگا۔ میں اس سے اس کا حساب لونگا۔" (استثنا باب ۱۸ آیت ۱۹)

نبوت کا اعلان

آپؐ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ حضرت ابو بکرؓ سنتے ہی ایمان لے آئے۔ حضرت عمرؓ قتل کرنے آئے۔ مسلمان ہو کر گئے۔ کفار نے سخت مخالفت کی۔ طائف والوں نے بازاری لونڈے آپ کے پیچھے چھوڑے۔ گالیاں دیں، پتھر مار مار کر ایڑی سے چوٹی تک لہو لہان کر دیا۔ نبوت کے پانچویں سال رسول کریم صلعم نے صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کا مشورہ دیا۔ اب مدینہ کے کچھ لوگ ایمان لے آئے تھے ان کی گذارش اور اذن الٰہی سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی

مدینہ میں آمد

مدینہ میں پہنچ کر حضور نے وہاں کے یہود سے معاہدہ فرمایا۔ کہ یہود یا مسلمانوں کا کسی سے مقابلہ ہوگا۔ تو ایک فریق دوسرے کی مدد کریگا۔ اس معاہدہ میں امت محمدیہ کے لئے اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ اسلام کی حالت بعینہٖ اسی حالت کے مشابہ ہے جو مدینہ

کی طرف ہجرت کے وقت تھی سبق ہے پس امت مسلم کو "تعالوا الی کلمۃٍ سواءٍ بیننا و بینکم" کے مطابق آپس میں تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر مشترکہ باتوں پر متحد ہو جانا چاہیئے۔ کیا "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" کا یہی مطلب نہیں؟

دس ہزار قدوسی

ہجرۃ کے آٹھویں سال وہی اکیلا فرد جس کو اس کی قوم نے رد کیا تھا۔ دس ہزار قدوسیوں کو لے کر مکہ میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوا۔ اور بائیبل کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ "خداوند سینا سے آیا۔ شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے دہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی"۔ (استثناء باب ۳۳ آیت ۲)

اب آپ فاتحانہ حیثیت میں تھے۔ آپ کے جانی دشمن جنہوں نے آپ کو سخت تعذیب کے بعد مکہ سے نکالا تھا۔ آپ کے سامنے قیدیوں کی حیثیت میں تھے۔ آپ کے زخموں سے ابھی خون بھی خشک نہ ہوا تھا۔ چاہتے تو بدلہ لیتے۔ مگر کیا فرمایا۔ رحمۃ للعالمین کی رحمت جوش میں آئی۔ اور ایک آواز بلند ہوئی۔ "لا تثریب علیکم الیوم وانتم الطلقاء"۔ جاؤ تم کو معاف کیا۔ آزادی سے پھرو۔ فتح مکہ کے بعد تقاضائے بشریت تو یہ تھا۔ کہ اب گھر آ گئے تھے۔ یہیں رہتے۔ مگر "علی خلق عظیم" پر فائیز انسان سب سے زیادہ وفادار تھا۔ وہ ہجرت سے پہلے انصار کو کہہ چکا تھا۔ "تمہارا خون میرا خون ہے۔ تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں"۔ پس آپ رنج و محن کے زمانہ کے ساتھ دینے والوں کے ساتھ مدینہ تشریف لے گئے۔ اور دو سال تک وہیں رہے اور وفات پائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۴۰ سال کی عمر میں دعویٰ نبوت فرمایا ۵۳ سال کی عمر میں ہجرۃ کی اور ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ○

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقت میں سب سے زیادہ خوش خلق تھے۔ نمونہ کے طور پر چند باتیں عرض کرتا ہوں۔

راست گفتاری

قرآن شریف میں ہے۔ فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون ○ (یونس رکوع ۲)

کہ اے کفار! میں چالیس سال تک قبل از دعوئے نبوت تم میں رہا ہوں۔ میری زندگی تم سے پوشیدہ نہیں۔ پھر تم سوچتے نہیں ہو۔ (ا) حضور نے کفار مکہ کو پہاڑی پر بلا کر فرمایا۔ "ارئیتم ان اخبرتکم ان خیلاً تخرج من سفح ھذا الجبل اکنتم مصدقی" کہ اگر تمہیں کہوں کہ ایک رسالہ اس پہاڑی کے پرلی طرف سے تم پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ تو کیا تم مان لوگے؟ انہوں نے کہا۔ "ما جربنا علیک کذبًا" ہم نے تجھ سے کبھی جھوٹ نہیں سنا۔

(ب) ابوجہل جیسے دشمن اسلام نے کہا۔ "انا لا نکذبک بل نکذب بما جئت بہ" ہم تجھے جھوٹا قرار نہیں دیتے بلکہ قرآن کو جھوٹا قرار دیتے ہیں۔

استقلال و استقامت

قرآن شریف:۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملٰئکۃ (پ ۲۴ ع ۱۸)

کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اس پر استقامت اختیار کرتے ہیں۔ ان پر نزول ملائکہ ہوتا ہے۔

(ا) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی استقامت کا اس سے بڑھ کر اور کیا نمونہ ہو سکتا ہے۔ کہ تمام ملک آپ کو مصائب میں ڈالتا ہے چھوٹا بڑا آپ کا مخالف ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کی تکالیف دیجاتی ہیں۔ مگر آپ تبلیغ اسلام کو نہیں چھوڑتے۔

(ب) ابوطالب کے پاس قریش کی سفارت آئی کہ اپنے بھتیجے (آنحضرت صلعم) کو بتوں کی مخالفت سے باز رکھیں آپ (ابوطالب) نے حضور کو کہا۔ کہ آپ بتوں کے خلاف کچھ نہ کہیں۔ تو اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کا مستقل مزاج رسول کیا جواب دیتا ہے۔

واللہ یا عم! لو وضعتم الشمس فی یمینی والقمر فی شمالی ما ترکت ھذا الامر الا ان یظھرہ اللہ او اھلک فیہ۔ (لب التاریخ صفحہ ۱۴)

کہ اے چچا! خدا کی قسم خواہ آپ میرے دائیں سورج اور بائیں چاند رکھدیں۔ میں کبھی بھی اس کام کو نہیں چھوڑونگا۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ نہ مجھے اس سے روک دے یا میں اس میں ہلاک ہو جاؤں۔ اللہ۔ اللہ۔ کس قدر استقامت ہے! کیا کسی جھوٹے میں بھی اس کا شمہ تک بھی پیش کیا جا سکتا ہے؟

انصاف و عدل

قرآن شریف:۔ واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل (نساء ع ۸) کہ جب تم کو حکومت دیجائے تو عدل کے ساتھ حکومت کرو۔

(ا) ابو حدرد اسلمی ایک صحابی تھے۔ انہوں نے کسی یہودی کا قرضہ دینا تھا۔ یہودی اصرار کرتا تھا۔ مگر ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ یہودی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت لیکر آیا حضور نے ابو حدرد رضی اللہ عنہ کو باوجود اس کے کہ ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ حکم دیا۔ کہ فوراً قرضہ ادا کر دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنا تہبند بیچا اور قرضہ ادا کیا۔

(ب) خیبر میں یہودیوں نے عبداللہ بن سہل کو شہید کر دیا محیصہ نے جو عبداللہ کے ساتھ تھے۔ آکر حضور سے شکایت کی حضور نے فرمایا۔ کیا تم قسم کھا سکتے ہو۔ کہ عبداللہ کو یہود نے قتل کیا؟ محیصہ نے کہا۔ میں نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا حضور نے یہودان خیبر سے بالکل تعرض نہیں فرمایا۔ بلکہ بیت المال سے خون بہا ادا کر دیا۔ حضور چاہتے۔ تو غصہ میں آکر اہل خیبر سے بدلہ لیتے۔ مگر یہ آپ کی انصاف پسندی سے دور تھا۔

سخاوت

قرآن شریف:۔ ومن یوق شح نفسہ فاولٰئک ھم المفلحون (الحشر ع ۱)

جو آدمی طبیعت کے بخل سے باز رکھا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(ا) حضرت ام سلمہ (ام المومنین) فرماتی ہیں۔ کہ ایک دن آنحضرت صلعم گھر میں تشریف لائے تو چہرہ متغیر تھا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ خیر تو ہے؟ فرمایا کل جو سات دینار آئے تھے شام ہو گئی اور وہ بستر پر پڑے رہے۔ (مسند ابن حنبل جلد ۶ صفحہ ۲۹۳)

(ب) ۳ھ میں بنو نضیر کے مخیریق نامی ایک یہودی نے مرتی دفعہ سات باغ حیبنی۔ صائفہ۔ مشربہ ام ابراہیم وغیرہ حضور علیہ السلام کے نام وصیت کئے۔ حضور نے تمام کے تمام غربا اور مساکین کے لئے وقف فرما دیئے (اصابہ)

اپنے متعلق

قرآن شریف:۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحٰی الیّ کہدے کہ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں فرق یہ ہے کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے۔

(ا) معوذ بن عفراء کی بیٹی "ربیع" کی شادی کے موقعہ پر اس کے گھر حضور تشریف لے گئے۔ لڑکیاں دف کے ساتھ شہدائے بدر کے مرثیہ گا رہی تھیں کہ یہ مصرع آیا۔ ع

"وفینا نبیٌ یعلم ما فی غدٍ"

کہ ہم میں نبی صلعم ہیں۔ جو کل آئندہ کی بھی باتیں جانتے ہیں۔ حضور نے اسے ناپسند فرمایا۔ اور اس کا پڑھنا روک دیا (مسلم)

(ب) ایک صاحب حضور کے پاس آئے اور باتوں باتوں میں کہا۔ "جو خدا چاہے اور جو حضور چاہیں" حضور نے اسے بھی ناپسند فرمایا۔ اور فرمایا۔ "تم نے خدا کا شریک اور ہمسر ٹھہرایا۔ کہو جو خدا تعالیٰ تنہا چاہے" (ادب المفرد امام بخاری)

ضبط نفس

اپنے نفس کو اپنے قابو میں رکھنا بھی اعلےٰ اخلاق کی علامت ہے۔ قلب الاحمق فی فمہٖ احمق کی نشانی یہ ہے۔ کہ جو بات آئے منہ سے نکال دیتا ہے۔ مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے آپ پر کمال قابو حاصل تھا۔ چنانچہ:۔

(ا) قرآن میں ہے۔ عبس وتولّٰی ان جاءہ الاعمٰی (عبس ع ۱)

کہ رسول خدا کے پاس ایک اندھا آیا۔ حضور کفار کو تبلیغ فرما رہے تھے۔ اس نے دخل در معقولات دینا چاہا۔ حضور کو بہت ناگوار معلوم ہوا۔ بجائے اس کے کہ حضور اس کو ڈانٹ دیتے۔ اور برا بھلا کہتے۔ آپ نے اپنے غصہ کا اظہار صرف تیوری چڑھانے اور پرے ہٹ جانے سے ہی کیا۔ جس کو وہ اندھا دیکھ نہیں سکتا تھا

(ب) جنگ حنین کے موقعہ پر جب حضور نے مولفۃ القلوب کو مال غنیمت کا زیادہ حصہ دیا۔ تو انصاریوں سے بعض نوجوانوں نے اعتراض کیا۔ جب حضور کو معلوم ہوا۔ تو صرف اسی قدر فرمایا "رحمۃ اللہ علی موسٰی قد اوذی اکثر من ذالک فصبر" کہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہو موسیٰ علیہ السلام پر کہ ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی۔ مگر آپ نے صبر کیا۔

غریبوں پر شفقت

قرآن شریف:۔ فاما الیتیم فلا تقھر و اما السائل فلا تنھر (الضحٰی ع ۱) پس تو کسی یتیم سے سختی نہ کر اور کسی سائل کو مت جھڑک

(ا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا۔ "اے عائشہ! کسی مسکین کو اپنے دروازہ سے نامراد نہ پھیرو گو چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ اے عائشہ!

غریبوں سے محبت کرو۔ اور ان کو اپنے نزدیک کرو۔ تو خدا تعالیٰ تم کو اپنے نزدیک کریگا۔ (مشکوٰۃ)

(ب) حضرت سعد بن ابی وقاص اپنے آپ کو فقیروں سے بالا سمجھتے تھے۔ حضورؐ نے ان سے فرمایا۔ "تم کو جو نصرت اور روزی میسر آتی ہے انہیں غریبوں کی بدولت آتی ہے۔" (مشکوٰۃ)

سادگی

(۱) کان رسول اللہ صلعم یحلب العنز ویجلس علی الارض وکان یخصف النعل ویرقع الثوب ویلبس المخصوف والمرقوع (المختصر فی اخبار البشر) کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کا دودھ دوہتے تھے۔ اور زمین پر بیٹھتے تھے۔ جوتی کو گانٹھتے تھے اور کپڑے کو ٹکڑے لگاتے تھے۔ اور گانٹھا ہوا جوتا اور کپڑا پہنتے تھے۔ بادشاہ ہو کر یہ سادگی دلیل ہے اس بات پر کہ حضورؐ نے اپنی تمام زندگی دنیا سے ہٹا کر خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے وقف فرما دی تھی۔ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔

بچوں پر شفقت

ہجرت کے موقعہ جب آپؐ مدینۃ النبی میں وارد ہوئے۔ تو انصار کے بچے مکانوں پر بیٹھے گا رہے تھے۔ حضورؐ نے ان سے پوچھا "کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو" انہوں نے کہا "ہاں" فرمایا "میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں" (بخاری؟)

مساوات

قرآن شریف:- یا ایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر وانثی وجعلنٰکم شعوباً وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (حجرات رکوع ۲) اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہارے کنبے اور قبیلے بنائے۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ تم میں سب سے زیادہ بزرگ وہی ہے۔ جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اخلاق کریمہ کا اس طرح ثبوت دیا۔ کہ دنیا سے گورے وکالے۔ شودر و برہمن۔ اونچ و نیچ۔ عربی و عجمی کی تمیز اٹھا دی۔ اور اپنے سب سے آخری حج (حجۃ الوداع) کے موقعہ پر بلند آواز سے فرمایا:- لیس للعربی فضل علی العجمی ولا للعجمی فضل علی العربی کلھم ابناء ادم وادم من التراب۔ کہ کسی عربی کا حق نہیں ہے۔ کہ کسی عجمی پر فضیلت کا دعوےٰ کرے۔ اور نہ ہی کسی عجمی کا حق ہے۔ کہ کسی عربی پر فضیلت جتائے۔ تمام کے تمام آدم کی اولاد ہیں۔ اور آدم مٹی سے تھا۔

مسیح موعودؑ کی شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو کون سمجھ سکتا ہے۔ حضورؑ نے آنحضرت صلعم کے متعلق فرمایا:-

وجہ المھیمن ظاھر فی وجھہ
وشئونہ لمعت بھذا الشان

لا شک ان محمداً خیر الوریٰ
ریق الکرام ونخبۃ الاعیان

واللہ! ان محمداً کردافۃ
وبہ الوصول بسدۃ السلطان

یا سیدی! قد جئت بابک لاھفا
والقوم بالاکفار قد اذانی

ترجمہ:- خدا تعالیٰ کی صورت آنحضرت صلعم کی صورت میں نظر آتی ہے۔ اور آپ کی شان میں خدا کی شان نمایاں ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ آنحضرتؐ تمام انسانوں سے اچھے ہیں۔ اور آپ برگزیدہ کرام اور چیدہ اعیان ہیں۔ خدا کی قسم! رسول خدا صلعم خدا کے دربار تک پہونچنے کے لئے دروازہ ہیں۔ آپ کے واسطہ کے سوا خدا تعالیٰ تک کوئی نہیں پہونچ سکتا۔ اے میرے آقا صلعم! میں آپ کے دروازہ پر بڑے رنج و افسوس کے ساتھ آیا ہوں۔ کہ میری قوم نے مجھے کافر کہہ کر بہت ایذا دی ہے:۔

یارب صل علی نبیک دائماً
فی ھٰذہ الدنیا وبعث ثان

الراقم عبدالرحمٰن۔ خادم (ملک) از گجرات

ولادت مسیح علیہ السلام
اور
مریم صدیقہ پر بہتان عظیم

(ایک معزز غیر احمدی مسلم کے قلم سے)

(۸)

یہود نے حضرت مریم صدیقہ پر الزام لگایا۔ کہ کنوارپن کی حالت میں انہوں نے (نعوذ باللہ) خیانت سے کام لیا۔ اور بغیر شوہر کے بچہ جنا۔ یہود وہ قوم ہے۔ جس کے درمیان مریم صدیقہ رہتی تھیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی اس الزام کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اور تصدیق کرنے کے سوائے انہیں چارہ بھی نہیں۔ قرآن پاک نے بڑی کمال صفائی سے یہود کی اس بہتان طرازی کی تصدیق کی ہے۔ سورۃ النساء میں فرمایا:- بل طبع اللہ علیھا بکفرھم فلا یومنون الا قلیلا۔ وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتاناً عظیما بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب سے ان کے دلوں پر مہر کر دی۔ پس وہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں۔ اور بباعث ان کے کفر کے اور بسبب اس کے کہ وہ مریم پر بہتان باندھتے تھے۔

اب کوئی دانشمند اگر ذرا اس بات پر غور کرے گا۔ تو اس پر ثابت ہو جائے گا۔ کہ اگر حضرت مریمؑ نے شوہر کے مس سے بیٹا جنا ہوتا۔ (معاذ اللہ) تو ان کا شوہر ہی تصدیق کے لئے لب کشا ہو کر معاملہ کو ختم کر سکتا تھا۔ لیکن جس طرح شوہر کے بغیر بچیا (بدکاری) کا الزام غلط ہے۔ اسی طرح شوہر کا الزام بھی افترا اور بہتان ہے پہلا بہتان یہود نے باندھا تھا۔ دوسرا خود ہمارے مغرب زدہ فلسفہ پرست مسلمانوں نے

لقد جئت شیئاً فریا

لفظ فریا کے اصلی معنوں پر غور کرنے سے بآسانی اور بخوبی اس قضیہ کی توضیح ہو سکتی ہے۔ فریا اور افترا ایک ہی اصل سے ہیں۔ فری اور افترے ان کے افعال ماضیہ ہیں۔ فری کے معنی جھوٹ اور بہتان کے ہیں۔ افترا کے معنی جھوٹی تہمت اور بہتان کے ہیں۔ مریم صدیقہ کے لئے بھتاناً عظیما کے الفاظ خود قرآن میں مذکور ہوئے ہیں۔ اور ہم اوپر ان کو بیان کر آئے ہیں۔ غرض فریا اور بہتان مترادف المعانی ہیں۔ اس لئے اصل معانی کو ترک کر کے بعیدی مطالب کی پناہ کے لئے جستجو کرنا غلط اور ناواجب ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے بیان کردہ معانی

ڈاکٹر صاحب فریا کا ترجمہ "عجیب چیز" یا "مفتری" کرتے ہیں۔ جو بجائے خود غلط ہے۔ اور محض دلی خواہش کا اتباع ہے۔ جب ترجمہ ہی آپ نے غلط کیا ہے۔ تو لوگوں کو اس سے دھوکا لگنا ضروری ہے۔ "عجیب چیز" کا مفہوم اچھے معنوں پر بھی دلالت کر سکتا ہے۔ لیکن بہتان اور تہمت ہمیشہ برے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اصل معنی جب یہی ہیں۔ اور قرینہ بھی بعینہ ایسا ہی ہے۔ تو پھر "عجیب چیز" کا مفہوم کہاں سے آ گیا۔ مفتری سے مراد لینے میں تو جناب ڈاکٹر صاحب نے بہت ہی غلو سے کام لیا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ بھی قرآن شریف میں معنوی تحریف ہے۔

اپنی تردید آپ

۲۳ اکتوبر کے مضمون میں حضرت مریمؓ پر الزام کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:-

"لوگوں نے مریم کو کیوں کہا۔ کہ یہ بچہ کہاں سے لے آئی۔ سوال کا جواب تو نہایت سہل ہے۔ کیا شوہر والی عورتوں پر الزام نہیں لگا کرتا۔ اور ہمیشہ کنواری لڑکیوں پر ہی الزام لگا کرتا ہے۔ ہم نے سینکڑوں شوہر والی عورتوں پر الزام لگتے دیکھا ہے حضرت مریم پر بھی شریر لوگوں نے جھوٹا الزام لگایا۔ قرآن مجید نے امہ صدیقہ کہکر اس الزام سے حضرت مریم کی بڑے زور سے بریت کی ہے"

اس سے بالکل متصل دوسرے ہی کالم میں آپ یوں ارشاد فرماتے ہیں:-

"مگر جب ان کے بیچ ہی میں سے اٹھ کر ایک شخص نے جو غربت و مسکنت کی تصویر تھا۔ دعوےٰ کر دیا۔ کہ میں ہی وہ آنے والا

میں ہوں۔ تو ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اور وہ اُن سے سخت برہم ہوئے۔ ان کو حضرت عیسٰیؑ کا دعوے بڑا عجیب معلوم ہوا۔ اسی لئے حضرت مریم سے آکر کہا۔ کہ لقد جئت شیئاً فریاً کہ تو عجیب چیز لے آئی۔ یا ایک مفتری کو لے آئی ہے"۔

صاحبان نظر سے ملتجا ہے۔ کہ وہ ان دونوں عبارتوں کے اندر خود ہی تناقض معلوم کرنے کی کوشش فرمائیں۔

یہود کا اعتراض

قرآن پاک نے صرف ایک دفعہ ہی یہ اعتراض بیان فرمایا۔ یعنی لقد جئت شیئاً فریاً۔ دوسری امر نبرجس واقعہ کی تصنیف ڈاکٹر صاحب نے فرمائی ہے۔ اس کا ثبوت قرآن شریف سے دیا ہوتا۔ ہم بتا چکے ہیں۔ کہ یہودی انہی گھروں میں رہتے تھے۔ جن میں حضرت مریم صدیقہ رہتی تھیں۔ اگر بقول ڈاکٹر صاحب یوسف کا نکاح مریم صدیقہ سے ہو چکا تھا اور زن و مرد کے تعلقات بھی قائم ہو چکے تھے۔ تو یہود کو ان واقعات کا بخوبی علم ہونا چاہیئے تھا۔ یہود اپنے رسم و رواج کو بخوبی جانتے تھے۔ وہ دونوں کے بیان کردہ تعلقات سے کسی طرح بے خبر نہ رہ سکتے تھے۔ کیونکہ نکاح جنگلوں میں عالم تنہائی کے اندر نہیں ہوا کرتے۔ خدا جانے یہ یہود عالم بالا پر رہنے والے تھے۔ یا اسی زمین اور انہی گھروں میں جن کے درمیان یوسف اور مریم بھی سکونت رکھتے تھے۔ قرآن شریف پر کس قدر افترا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

شیئاً فریاً پر ایک نظر

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ کہ "فاتت بہ قومھا تحملہ" میں جملہ ضمائر اور قرائن صادقہ اسی امر پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ خود حضرت مریم اپنے بچہ کو اٹھا کر لائیں۔ آگے چل کر انشاء اللہ تعالیٰ یہ امر بھی واضح ہو جائے گا۔ فی الحال ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ قوم نے حضرت مریم صدیقہ سے کیا کہا۔ قرآن شریف نے فرمایا۔ کہ قوم نے بچہ کو دیکھ کر کہا:۔ لقد جئت شیئاً فریاً۔ یعنی اے مریم تو بہتان کی چیز لے آئی۔ اگر حضرت عیسٰے علیہ السّلام بقول ڈاکٹر صاحب اس اعتراض کے موقعہ پر چالیس سال کی عمر کے ہوتے۔ تو نامعقول لوگوں کے سامنے اپنی والدہ کو ان سوالات سے معاذ اللہ نادم نہ کرتے اگر اس موقعہ سے پہلے بخیال ڈاکٹر صاحب حضرت عیسٰیؑ اپنی نبوت کی تبلیغ کر چکے تھے۔ اور لوگوں کو بتا چکے تھے۔ کہ میں نبی اللہ اور مسیح منتظرہ ہوں۔ تو پھر سوالات یہود کے بعد ماں کا ارشاد پانے پر ان کو اپنی نبوت کا اعلان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کس قدر صاف معاملہ ہے۔ کیا بیٹے کے اندر نعوذ باللہ اتنی غیرت اور احساس بھی نہ تھا۔ کہ وہ اپنی والدہ کی طرف سے خود ہی جواب دے کر اُن کی مخلصی کر دیتا۔ نعوذ باللہ من ھذا الھفوات۔

والدہ کیوں ساکت رہیں

اس لئے کہ مریم صدیقہ عفت اور عصمت کا مجسمہ تھیں کوئی معمولی عورت بھی ایسے سوالات کئے جانے پر اپنی زبان وا کرنا پسند نہیں کرتی۔ کیا ڈاکٹر صاحب شریف زادیوں کے کمال حیا اور محجوبیت پر آزادانہ شہادت دینے کے لئے تیار نہیں ہونگے۔ مریم صدیقہ تو اپنے زمانہ میں تمام جہان کی عورتوں پر ممتاز تھیں۔ ان کی عفت اور عصمت پر قرآن نے نہایت شد و مد سے گواہی دی۔ یہود نے لقد جئت شیئاً فریاً کے کہنے پر ہی اکتفا نہ کیا۔ بلکہ اس کی مزید توضیح یوں کی:۔ یا اخت ھارون ما کان ابوک امراء سوء وما کانت امک بغیا۔ یعنی اے ہارون کی بہن تیرا باپ کوئی بدچلن آدمی نہ تھا۔ اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی۔ اللہ اکبر کس قدر وضاحت اور صراحت ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا غلط استدلال

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہ سب باتیں یہود نے اس لئے کیں۔ کہ وہ حضرت مسیحؑ کے دعوئے نبوت کو کذب و افترا سمجھتے تھے۔ مگر امر پیش نظر یہ ہے۔ کہ حضرت مریم صدیقہ پر بغیر شوہر کے بچہ جننے کا الزام دیا جاتا تھا۔ نہ کہ بیٹے کے دعوئے نبوت کا۔ اگر بیٹے نے نبوت کا دعوئے کیا تو ماں کی بدکاری کو اس سے کیا تعلق تھا۔ یہ صرف ایک ایسی بات ہے۔ جسے کھینچ تان کر اپنے مفید مطلب بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ورنہ شروع سے ولادت کا ذکر چلا آ رہا ہے۔ ماں کا بچہ کو خود اٹھا کر لانے کا واقعہ بیان ہو چکا ہے۔ قوم بھی معترضین حال کی طرح صحیح اور جائز ولادت بلا پدر پر شک کرتی ہے۔ مابعد کی گفتگو کا ماحصل بھی یہی ہے۔ کہ وہ یعنی یہود بچہ کی کم عمری کی بنا پر مزید اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہم اس سے بات کیسے کریں۔ یہ تو گہوارہ کا بچہ ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب ہیں۔ کہ خواہ مخواہ اپنی مزعومہ سنت اللہ کے قیام کے لئے گہوارہ کی عمر کے بچہ کو چالیس سال کا جوان عمر قرار دے رہے ہیں۔

مریم صدیقہ کا اشارہ بچہ کی طرف

قرآن شریف کے ارشاد کے مطابق یہود کے ان شکوک اور اعتراضات کا جواب مریم صدیقہ خود تو کچھ نہیں دیتیں۔ بلکہ حضرت عیسٰیؑ کی طرف اشارہ فرما دیتی ہیں۔ فاشارت الیہ کا مطلب یہی ہے۔ یعنی پس مریمؑ نے عیسٰیؑ کی طرف اشارہ فرمایا۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر صاحب نے بزعم خود بڑی محققانہ اور عالمانہ جرح و قدح کی ہے۔ آپ کے شکوک حسب ذیل ہیں:۔

"فاشارت الیہ۔ انہوں نے اشارہ سے کہا۔ کہ خود مدعی ہی سے پوچھو۔ یہود نہایت حقارت سے کہنے لگے۔ کہ کیف نکلم من کان فی المھد صبیا۔ کہ ہم اس سے کیسے بات کریں۔ جو گہوارہ میں بچہ تھا۔ گہوارہ میں تو سبھی بچے ہوتے ہیں۔ مسیح کی اس میں کیا خصوصیت تھی۔ تو پھر یہود کا اس فقرہ کیا مطلب تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ جو گہوارہ میں بچہ ہے۔ مگر پھر فقرہ کی یوں شکل ہونی چاہیئے تھی۔ کہ من ھو فی المھد صبیا۔ کہ جو گہوارہ میں بچہ ہے۔ نہ کہ من کان فی المھد صبیا۔ جس کے معنی ہوں گے۔ کہ جو گہوارہ میں بچہ تھا۔ کیونکہ یہاں کان ماضی کا صیغہ موجود ہے۔ اور اگر مسیح کبھی بچہ تھے۔ تو سارا جہان گہوارہ میں بچہ رہ چکا ہے"۔

عبارت خط کشیدہ کو ڈاکٹر صاحب نے زبردستی سے ترجمہ میں اپنی جانب سے داخل کر دیا ہے۔ قرآن پاک کی آیات میں اس کا مطلق ذکر نہیں۔

نکاتِ ذوق و وجدان

یہ ہیں ڈاکٹر صاحب کے نظریات اور اصلاح فی القرآن کا مسودہ جس کے بل بوتہ پر اسلام کی منادی کی جا رہی ہے۔ اور اس کو بطرز جدید ربع مسکوں میں شائع کرنے کے تہیے ہو رہے ہیں۔ ان ھذا الا اختلاق (۲۳ قرآن حکیم) "یہ صرف خود ساختہ بات ہے"۔ ورنہ قرآن مجید کے مفہوم اور مطالب کو ڈاکٹر صاحب کے استعارات سے ہرگز دُور کا واسطہ بھی نہیں۔ قرآن کتاب مبین یعنی ہر امر کو واضح طور پر بیان کرنے والی کتاب ہے۔ اس میں پہیلیاں یا پیچیدہ استعارات کو مطلق دخل نہیں۔ دیکھنا یہ ہے۔ جناب مریمؑ نے اس وقت اپنی زبان کیوں نہ کھولی۔ یہود کے سوالات اگر ڈاکٹر صاحب کی تشریحات پر محمول تھے۔ تو اس میں سکوت اور خاموشی کی کونسی بات تھی۔ وہ فرما سکتی تھیں۔ میرا بیٹا صادق البیان ہے۔ کاذب اور مفتری نہیں۔ یا یہ کہ خود اس سے دریافت کر لو۔ لیکن بخلاف ان سب امور کے مریم صدیقہ حضرت عیسٰیؑ یعنی مولود کو اشارہ فرما دیتی ہیں۔ اس سے مزید شہادت اس حقیقت کی دستیاب ہوتی ہے۔ کہ واقعی اس واقعہ کے وقت مشار الیہ یعنی حضرت مسیحؑ ابھی بچپن کی عمر میں تھے۔ اور حضرت مریم نے اشارہ غیبی پا کر اپنے مولود سعید کی جانب ارشاد فرمایا۔ اور وہ حقیقی معین اور مستعان خدا جو ہمیشہ صلحا کی اوقات کرب و بلا میں معاونت اور رستگاری فرمایا کرتا ہے۔ اس نے فوراً نبی اللہ علیہ السلام کی زبان جاری فرما دی۔ یہ ایک معجزہ تھا۔

قادر خُدا کے کام

ہمارا تو ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جب حکم فرمائیگا۔ تو ہاتھ پاؤں اور جملہ اعضائے انسانی بھی نطق سے سرفراز ہو جائیں گے۔ اور کلام کرینگے۔ ارشاد ربانی کے مطابق اس وقت بھی متعجبین یا متشککین اپنے اعضا سے سوال کرینگے۔ کہ تم کیونکر کلام کر رہے ہیں۔ وہ جواب میں کہینگے۔ کہ ہمیں قوت نطق اس نے بخشی جس نے ہر چیز کو گویائی عطا فرمائی۔ دیکھو حٰم سجدہ ۲۴ قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیءٍ یعنی ہمیں اس نے قوتِ گویائی بخشی ہے۔ جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت عطا فرمائی۔ شاید جناب ڈاکٹر صاحب اسکی کیا تاویل کرتے ہیں (واللہ اعلم)

روح القدس کی اعانت

قرآن حمید نے خاص حضرت عیسٰیؑ کے بارہ میں فرمایا:۔ ایدناہ بروح القدس یعنی روح القدس کے ساتھ ہم نے اسکی اعانت فرمائی۔ یہ ایک خاص فضیلت ہے جو حضرت مسیحؑ کے باب میں اللہ کریم نے ودیعت اور مرحمت فرمائی تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض۔ یعنی رسولوں میں سے بعض کو بعض پر امتیازات خصوصی بخشے ہیں۔ یہ خود قرآن مجید کا اپنا ارشاد ہے۔ اسلئے روح القدس کی خاص اعانت سے مسیحؑ کا گہوارہ کی عمر میں کلام کرنا ہرگز حیرت فزا نہیں۔ بلکہ خود قرآن کوئی بات عجیب بیان نہیں فرماتی۔

ایک عجیب معمہ

یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ بقول ڈاکٹر صاحب حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر اس وقت چالیس سال کی تھی۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ کسی کو اُن کے ساتھ بات کرنے کی جرات نہیں پڑتی۔ والدہ بھی اشارہ ہی فرماتی ہیں۔ منکلین یعنی یہود بھی اس چالیس سال کے پختہ عمر جوان سے بات کرنے کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ خدا جانے ڈر انہیں کس بات کا تھا۔ جو جواب میں یہی کہتے ہیں۔ کیف نکلم من کان فی المھد صبیا۔ ہم اس سے بات کس طرح کریں۔ جو گہوارہ میں ابھی بچہ ہے۔ اس سے بالبداہت ثابت ہوتا ہے کہ جانبین کی شہادت نے مہر تصدیق د توثیق لگا دی۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس مکالمہ کے وقت بچپن کی عمر میں تھے۔ اور صرف اس تردد نے کہ بچے عام طور پر بچپن میں ایسی پختہ کلامی نہیں کر سکتے معترضین کو ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ انہیں معلوم نہیں کہ روح القدس کی معیت خاصہ ہر وقت اس وجیہ الشان بچہ کو حاصل تھی۔ اسباب پرستی کی وجہ سے کرامات الصادقین کو یہ حضرات شکوک اور شبہات کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

سکوت مریمؑ

ڈاکٹر صاحب شائد یہ کہہ دیں۔ کہ اگر الزام مریم صدیقہ پر تھا۔ تو حضرت مسیح کو بولنے کی ضرورت کیا تھی۔؟ یہ بجا ہے مگر ذرا مریم عفیفہ کی شان حیا پر نظر ڈالئے اور معاملہ پیش آمدہ پر بھی غور کیجئے۔ ہم پہلے بھی اس موضوع پر اشارہ کر آئے ہیں۔ پاک دامن مریم کوئی معمولی عورت نہ تھیں۔ کہ تولید و تناسل کے بحث پر مردوں سے کلام کرنا شروع فرما دیتیں۔ وہ شرم و حیا کی پیکر تھیں۔ وہ شان نجوبیت کا مجسمہ تھیں۔ خدائے معین نے ان کی اعانت فرمائی اور مولود رشید کو روح القدس کی اعانتِ خاصہ سے ناطق باللسان فرمایا۔

پروردگار کی حکمت بالغہ

ان آیات سے کسی قدر پہلے اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد موجود ہے فحملتہ فانتبذت بہ مکانا قصیا "یعنی حضرت مریم صدیقہ خدائے تعالےٰ کی قدرت مجردہ سے حاملہ ہو گئیں۔ اور حالت حمل میں ایک فاصلہ کے مقام پر چلی گئیں۔ اس کے اندر بھی غور کرنیوالوں کے لئے حکمت پروردگار کے نشانات موجود ہیں یعنی اشرار کے اعتراضات سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کو کسی دوسرے مقام پر بھیج دیا گیا۔ لیکن جب بچہ پیدا ہو گیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے مولود کو شاہد بنا کر انہی لوگوں میں ماں اور بیٹے کو پہنچا دیا۔ اللہ اکبر! کس قدر عظیم بصیرت اور تذکیر کے خزائن بے بہا اس جلیل الشان واقعہ کے اندر پنہاں اور مدفون ہیں۔" فھل من مدکر "کوئی ہے جو نصیحت پکڑنے والا ہو۔ (سورۃ القمر)

لفظ "کان" پر بحث

لفظ کان کے معنی اور اس کی شان علمی بیان کرنے میں ڈاکٹر صاحب نے بزعم خود بڑا کمال دکھایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کان ماضی کا صیغہ ہے۔ اور اس کے معنی ہیں "تھا"۔ بخیال ڈاکٹر صاحب اگر مسیح علیہ السلام اس وقت بچہ تھے۔ تو بجائے "تھا" لفظ "ہے" آنا چاہئے تھا کیونکہ کان کے وارد ہونے سے مسیح کا بچپن کی عمر میں بچہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ تکلم کے موقعہ پر ماضی کا صیغہ لانے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بچپن کی حد سے نکل چکے تھے۔

ڈاکٹر صاحب کی شان علم

ڈاکٹر صاحب کو لازم تھا۔ اس بحث کو علمی رنگ دینے سے محترز رہتے۔ عربی گرامر کے نہائت ابتدائی قواعد سے ناواقفیت کا اظہار اور مذاکرہ علمیہ میں آپ کے مضامین کی بھرمار یقیناً المناک ہے اسی سے ان مذاکرات و مزخرفات کی شان جلالی وجمالی پر کافی سے زیادہ روشنی پڑ سکتی ہے۔ لیکن بنظرِ اختصار ہم فی الحال اس معاملہ کو سپرد تعویق کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے مبحث زیر نظر سے خارج المقصد ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ لفظ کان افعال ناقصہ سے ہے۔ اور اس کے چھ معانی ہیں

(۱) تھا۔ (۲) ہے (۳) ہوتا (۴) ہوگا (۵) ایسا یعنی شان یا لائق (۶) تا تھا۔ اب ہم آپ کے مزید اطمینان کے لئے قرآن پاک سے حوالہ جات پیش کئے دیتے ہیں۔

(۱) (تھا) وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (بقرہ) اور وہ منکروں میں سے تھا

(۲) (ہے) اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (نساء) اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

(۳) (ہوتا) لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ (نساء) تو بہتر ہوتا ان کے حق میں

(۴) (ہوگا) قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ (بقرہ) تو کہہ جو کوئی جبریل کا دشمن ہوگا۔

(۵) (لائق) وماکان اللّٰہ لیضیع ایمانکم۔ (بقرہ) اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان لانے کو ضائع کرے۔

(۶) (تا تھا) ذٰلک بما عصوا و کانوا یعتدون (بقرہ) یہ اس لئے کہ وہ بے حکم تھے اور حد پر نہ رہتے تھے۔ (بصورت دیگر اس کا ترجمہ "تا تھا" ہوتا)

فیصلہ کی راہ

اب اس بات کے واضح ہو جانیکے بعد کہ لفظ کان "ہے" پر بھی دلالت کرتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو زیادہ اصرار نہ کرنا چاہئے اور اپنی لاعلمی پر نادم ہونے کی ضرورت ہے۔ انسان سہو و نسیان کا مرتکب ہو ہی جاتا ہے۔ قرآن شریف نے عباد المومنین کی شان کا اقتضاء یہ قرار دیا ہے۔ لم یصروا علیٰ ما فعلوا وھم یعلمون (قرآن پاک) یعنی متقی وہ ہیں۔ جو کسی امر کا علم ہو جانے پر اصرار کی راہ پر نہیں اڑا کرتے اس لئے ہم آپ خدمت عالیہ میں نہایت ادب اور عاجزی سے التجا کرتے ہیں کہ اس علم اور دانش پر آپ اپنے حوالی و موالی سے خراج تحسین تو ضرور وصول فرمایا کریں لیکن قرآن پاک میں اصلاح کا مشورہ کبھی بھولے سے بھی پیش نہ فرمائیں ہمارے خیال میں اس جگہ تھا کے معنے کر نیپر بھی کوئی فرق نہیں پڑتا یہ صرف ڈاکٹر صاحب کا واہمہ ہے جس کا علاج تجویز کر دیا گیا ہے۔ وباللہ التوفیق

من ھو فی المھد صبیا

آپنے تجویز فرمایا ہے چونکہ کان کے معنی صرف "تھا" ہیں اس لئے واقعہ زیر نظر پر "ہے" وارد کرنیکے لئے من کان فی المھد صبیا کے بجائے من ھو فی المھد صبیا آنا چاہئے تھا۔ آپ پر روشن ہو۔ کہ کان کے معنی "ہے" بھی ہیں اس لئے قرآن کے موتیوں کی لڑی میں جو لعل بے بہا اور در گراں پایہ

کونسی چیزیں کہاں سے ملتی ہیں

اس کالم میں خریداران الفضل کے تجارتی اعلان مفت شائع کئے جاتے ہیں تاجر صاحبان ایک سال کے خریدار بن کر اعلان مفت شائع کرا سکتے ہیں (ایڈیٹر)

ہر قسم سپورٹس کا سامان اور تندی قادیان گٹ فیکٹری میں تیار کردہ تندی کی فروخت کے لئے سیالکوٹ میں ایک شاخ قائم ہے۔ عرصہ سے ہندوستان کی تمام کلب اور ولائت کے کارخانوں میں ٹینس اور بیڈمنٹن کی تندی سپلائی کرتی ہے۔ اور سپورٹ کا سامان بھی آرڈر ملنے پر سپلائی کرتی ہے ضرورت مند احمدی احباب تجارتی نرخ بذریعہ خط و کتابت دریافت فرما سکتے ہیں المشتھر۔ مینجر انڈین گٹ مینوفیکچرنگ کمپنی سیالکوٹ

ولایتی مٹھائی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ کہ خرید و فروخت میں آپس میں تعاون کیا جائے۔ اور احمدی دکاندار دوسرے مقامات کے احمدیوں سے مال منگائیں۔ احباب کو یاد ہوگا۔ حضور نے ہمارے کارخانہ ولایتی مٹھائی کے متعلق خاص طور پر تعریف فرمائی تھی احباب کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہمارے ساتھ تجارتی تعلق پیدا کرنیوالوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ اس لئے فوراً ہم سے سلسلہ خط و کتابت جاری کر دینا چاہئے۔

خاکسار صاحب دین مینجر ڈھینگرہ ہاؤس گوجرانوالہ

امرتسر میں احمدیہ ایجنسی قرآن مجید و سپارے و کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ و حدیث و فقہ و حکمت و نجوم رمل و کتب تعلیمی درسی انگلش اردو و قصہ جات نظم و نثر ہر قسم کے علاوہ ہر قسم کا سامان ضروریات زندگی جو امرتسر میں مل سکتا ہے۔ نہائت قلیل کمیشن پر بازار سے مہیا کر کے بیرونجات میں روانہ کیا جاتا ہے۔ حاجت مند احباب فائدہ اٹھاویں اور باہمی امداد کے طور پر تعاون فرما دیں۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہو۔ شیخ رحیم بخش احمدی مالک انڈین بک ایجنسی منڈی گیٹ امرتسر

مشہور و معروف کارخانہ اگربتی ہمارے یہاں ہر قسم کی اگربتی نہائت عمدہ اور اعلیٰ خوشبودار تیار ہوتی ہے علاوہ ہند کے بیرون ہند بھی بکثرت فروخت ہوتی ہے۔ اگر آپ بھی اس سے اپنی تجارت کو فروغ دینا چاہیں تو آج ہی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھدیں فہرست مفت ارسال خدمت کی جاتی ہے۔

کارخانہ اگربتی۔ بی۔ ایم۔ صاحب جان اینڈ کمپنی نمبر ۱۰۵، ۱۰۳۔ براڈوے روڈ بنگلور کنٹونمنٹ

ڈسپنسر کی ضرورت

نور ہسپتال میں ایک محنتی اور ہوشیار ڈسپنسر کی ضرورت ہے تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت انچارج نور ہسپتال قادیان سے ہو سکتا ہے

خاکسار حشمت اللہ افسر نور ہسپتال

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

مکرمی جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم "اکسیر البدن" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

"مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل لے کر یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی عرفانی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکائت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا میں نے آپ سے اکسیر البدن کی ایک شیشی لیکر اس کو بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے۔ میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ

"میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے اور اسکی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی یعنی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکائت بھی رفع ہو گئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہائت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کر دیں۔" شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی عرفانی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا۔ میں جب خود ولائت میں تھا تو عزیز مکرم محمود احمد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچایا اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔

میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔"

اکسیر البدن جملہ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوریوں اور عوارض کے دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اسی دوا کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں ایک ماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ساٹھ گولیاں ہیں۔ پانچ روپیہ (للعہ) علاوہ محصولڈاک

موتی سُرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ قیمت فی تولہ۔ دو روپے آٹھ آنے (عہ) علاوہ محصولڈاک

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و سکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں "میرے گھر اس سے قبل بہت قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی انکی نظر بچپن کے زمانہ کیطرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدون آپ کے تقاضا کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو اس غرض کیلئے آپ تک پہنچاتا ہوں کہ اسے ضرور شائع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"

اکسیر البدن ایک ماہ کی خوراک اور موتی سرمہ ایک تولہ اکٹھا منگوانے والے کو محصولڈاک معاف رہیگا۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان

آب حیات محمدی

جملہ بخارات کے لئے اکسیر ہے۔ ورم طاعون شدت ہیضہ و سنگرہنی وجع المعدہ ورم طحال یرقان۔ مالیو یا چیچک و خسرہ درد کان درد دانت۔ پھوڑا پھنسی سوزش۔ خارش بدن و نکسیر درد پیشانی درد چشم و ککرے۔ علاوہ ازیں بہت سے امراض کے لئے تیر بہدف ہے۔ اہل تجربہ خود آزما کر دیکھ لینگے نہائت مفید اور کم قیمت ہے ہم نے اس کا تجربہ کیا ہوا ہے۔ قیمت فی شیشی (عہ) علاوہ محصول۔

المشتہر:- نور حسین مولوی جھنڈو دواخانہ بھاگیپور ضلع گجرات

اکسیر تسہیل ولادت ہا

ایسی مفید اور مجرب دوا ہے۔ کہ ولادت کے وقت اس کے استعمال کرنے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ولادت کی مشکل گھڑیاں نہائت آسان ہو جاتی ہیں۔ اور بچہ نہائت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد ولادت جو زچہ کو کئی کئی دن سخت درد ہوتا ہے وہ بھی بفضل خدا بالکل نہیں ہوتا۔ قیمت معہ محصولڈاک (عہ)

مینیجر شفاخانہ ولیندیر سلانوالی ضلع سرگودھا

غور سے پڑھئے آپ کے فائدہ کی بات ہے

صاحبان آپ نے اخبار الفضل میں "عرق نور" کی بابت اشتہار دیکھا ہوگا۔ امراض جگر جس کے باعث انسان کمزور چلنے پھرنے سے لاچار۔ ذرا سے کام سے دم چڑھ جانا۔ کمی خون۔ کمزوری عام۔ بدن سفید یا یرقان کی علامتیں ظاہر ہونا اشتہا کم۔ قبض وغیرہ کی شکائت ان کے لئے "عرق نور" اکسیر ہے اور امراض تلی کے لئے تریاق۔ موسمی بخار کے ایام سے پہلے اس کا استعمال کیا جائے۔ تو بخار نہیں ہوتا۔ مصفیٰ خون اعلیٰ درجہ کا ہونے کی وجہ سے جیسے کہ مریض کے لئے مفید ہے۔ ویسا ہی تندرست کے لئے مفید ہے۔ جس قدر عرق پیا جائے۔ اسی قدر خون صالح پیدا ہو کر چہرہ چمکتا ہے بیرونجات میں خشک دوائی روانہ کی جاتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ساتھ بھیجا جاتا ہے قیمت ایک بوتل وزنی گیارہ چھٹانک ایکروپیہ (عہ)

بانجھ پن اور **اٹھرا** کے لئے "عرق نور" مجرب المجرب ہے اس کے استعمال سے ماہواری خرابی اور قلت خون۔ درد وغیرہ دور ہو کر بچہ دانی قابل تولید ہو کر مراد حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ علاج کرا کر مایوس یا بدظن ہو گئے ہیں تو آپ اس طرح کریں کہ ایک اقرارنامہ پختہ کاغذ پر مصدقہ گواہان تحریر کر کے کہ ہم موجد "عرق نور" کو مبلغ اسّی روپیہ بعد حصول اولاد ادا کرینگے کسی قسم کا عذر نہ ہوگا۔ بھیج دیں تو ہم آپ کو مفت دوائی روانہ کرینگے۔ صرف خرچ ڈاک آپ کو دینا پڑے گا۔

نقد قیمت ۴۸ خوراک دوائی بمعہ شافہ قیمت للعہ

درد شقیقہ:- ایک منٹ میں آرام قیمت (عہ) شیشی ایک اونس

درد گردہ:- پندرہ منٹ میں آرام قیمت ایک تولہ دو روپے (عہ) خوراک ایک ماشہ

درد عصابہ یا سیل:- دو منٹ میں آرام قیمت دو روپیہ (عہ) شیشی دو اونس بمعہ عدد گولیاں

بواسیر خونی:- ہر سہ قسم (دوائی خوردنی اور لگانیکی) سے شرکت مطابق مرض

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ پلیڈر انڈیا اینڈ افریقہ قادیان پنجاب

اشتہار

حب اٹھرا

کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولینا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً نو تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائیگا:

ملنے کا پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

روبکار باجلاس جناب نائب تحصیلدار صاحب لائلپور

مسماۃ ہرنام کور بیوہ بہادر سنگھ جٹ ساکن ۸۸ گ ب

بنام

شکار سنگھ کرتار سنگھ پسران بہادر سنگھ جٹ ساکن ۸۸ گ ب۔ تحصیل لائلپور

دعویٰ تقسیم اراضی نمبر ۲۹ رقبہ [illegible]

واقعہ چک نمبر ۸۸ گ ب تحصیل لائلپور۔ مقدمہ مندرجہ بالا بنام شکار سنگھ و کرتار سنگھ۔ پسران بہادر سنگھ جٹ ساکن چک نمبر ۸۸ گ ب کئی بار طلب کئے گئے ہیں مگر وہ دیدہ دانستہ تعمیل سے گریز کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ ۱۸ مئی کو حاضر عدالت ہو کر جواب دہی کریں ورنہ یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط

اسسٹنٹ کلکٹر لائلپور

ضرورت ہے

ایک تجربہ کار نیک تعلیم یافتہ مسلمان عالمہ کم از کم انٹرنس پاس معلمہ کی جو انگریزی۔ اردو و حساب۔ جغرافیہ تاریخ ڈرائنگ نٹنگ پڑھا سکتی ہو۔ ٹرینڈ کو ترجیح دیجائیگی۔ درخواستیں معہ سندات تعلیم و کارگذاری آنی چاہئیں ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل کی سند بھی اگر ہو تو زیادہ بہتر ہوگا تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت

راقمہ۔ خان محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ

مکرمی! السلام علیکم

تقاضائے وقت اور حالات حاضرہ نے آپ پر بخوبی روشن کر دیا ہوگا۔ کہ معاونت اور رواداری قومی باہمی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی [illegible] جب تک ان اصولوں کو رواج دیگر سلسلہ میں عام نہ کیا جائیگا۔ تب تک یہ ترقی ملتوی رہے گی۔ اسلئے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ [illegible] کو مستحکم کرنے کے لئے قدم [illegible]۔ اور اگر آپ [illegible] کی بات ہو۔ تو مندرجہ ذیل [illegible] کی فرمایش بھیجیں [illegible] آپ اپنے حلقہ [illegible] ارسال فرمائیں۔ جو آپ نے [illegible] تجارت کرتے ہوں [illegible] ہیڈ ماسٹر سکول ہیڈ کلرک [illegible] سکولوں اور میسوں [illegible] ہینڈ وغیرہ [illegible] ارسال ہوگا۔

پرائس لسٹ منگا لیجئے

نظام اینڈ کو ۔ شہر سیالکوٹ

ضرورت رشتہ

ایک معزز و شریف ککے زئی احمدی گھرانے کی نوجوان تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے پوری واقف لڑکی کے لئے رشتہ مطلوب ہے لڑکا شریف معزز اور تعلیم یافتہ ہو۔

خواہشمند اپنے پورے حالات تحریر فرمائیں

خادم محمد صادق ناظر امور عامہ قادیان

دو کنال زمین قابل فروخت ہے

موضع قادیان کی شرقی جانب جہاں نیا محلہ آباد ہو رہا ہے۔ اور جہاں شیخ محمد [illegible] اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی کوٹھیاں ہیں قطعہ زمین سب سے بڑی سڑک [illegible] نہایت عمدہ موقع ہے مزید معلومات کیلئے خط و کتابت مفصلہ ذیل پتہ پر ہو

ش۔ معرفت دفتر مینیجر الفضل قادیان

وصیتیں

نمبر ۲۹۶۵۔ میں تاج بیگم بنت مولوی غلام احمد نون صاحب مرحوم قوم میر کشمیری پیشہ زمینداری و ملازمت ایجوکیشنل سروس کشمیر عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کاٹھ پورہ ڈاکخانہ پاڑہ پور تحصیل کولہ گام ضلع سرینگر علاقہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ماہ جنوری حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر ۳۰۰ روپیہ تھا۔ جس کے عوض میں مجھے خاوند نے ۳۰۰ روپیہ کے زیور دے دیئے اور وہ میں تحریک مسجد برلن میں دے چکی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد ۲۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط والسلام۔

العبد:۔ موصیہ تاج بیگم زوجہ میر غلام رسول احمدی ہیڈ ماسٹر مسلم گرلز سکول پاڑہ پور بقلم خود

گواہ شد:۔ احمد اللہ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان برادر پھوپھی زاد موصیہ

گواہ شد:۔ میر غلام رسول شوہر موصیہ:۔

نمبر ۲۹۵۴۔ میں مسمات فتح بی بی بیوہ غلام دستگیر زمیندار عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادر آباد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد ایک انگوٹھی اور دو ڈنڈیاں سنہری قیمتی عہ روپیہ کی ہیں اور میری سالانہ آمد جو مجھے بیٹے دیتے ہیں۔ ۳ صد روپیہ ہے ۔۔ کے علاوہ نہ مہر ہے۔ اور نہ کوئی اور چیز ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر بھی متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کی مد میں حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جاویگی۔

فقط بقلم خود محمد سلطان پسر موصیہ۔ العبد:۔ فتح بی بی موصیہ

گواہ شد:۔ چودہری عصمت اللہ خان وکیل لائلپور حال وارد قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد سلطان ولد غلام دستگیر پسر موصیہ بقلم خود

طب جدید

کوئی صاحب محمد اسمٰعیل نام جنہوں نے اپنا پتہ کارڈ پر نہیں لکھا دریافت کرتے ہیں کہ کتاب طب جدید کہاں سے ملتی ہے۔ لہذا انکی اور دیگر شائقین کی اطلاع کے واسطے پتہ درج کیا جاتا ہے جو انگریزی میں لکھنا ضروری ہے

Dr. Hakim mohd Saeed Ahmadi C/O Goodwin co, chemists meylapore madras.

ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود مشتہر ہے

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۱۹ اپریل - تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار کے مطابق خطرناک وبائے ہیضہ پنجاب میں بسرعت بڑھ رہی ہے حکام اس موذی مرض کو روکنے کی خاص تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

سکندر آباد ۱۷ اپریل - مملکت آصفیہ کے محکمہ تعلیم کی تاریخ میں پہلا موقع ہے - کہ ریاست کی وظائف دینے والی کمیٹی نے یورپ میں حصول تعلیم کے دو وظائف دو خواتین کے لئے منظور کئے ہیں یہ مسلمان خواتین انگلستان جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرینگی۔

بمبئی ۱۹ اپریل یونائیٹڈ اور ڈیلی کمپنی کا جہاز وائسرائے آف انڈیا پہلا جہاز ہے - جو مشرق میں بذریعہ بجلی چلایا جائیگا - اس جہاز میں مسافروں کیلئے جدید سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں۔

کلکتہ ۱۸ اپریل - نوجوان مسلمانوں کا ایک جلسہ البرٹ ہال میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا مقصد ملاؤں کے خلاف جہاد کرنا تھا تاکہ اسلامی سوسائٹی کو ملاازم سے پاک کیا جائے جو معاشرت میں خلاف اسلام اور خلاف ترقی قواعد عائد کر رہی ہے - ایک موید کمیٹی بنائی گئی - جو اس نئی انجمن کے قواعد و ضوابط مرتب کرے گی۔

انگلستان اور ہندوستان کے درمیان جو ہوائی آمد و رفت کا راستہ بنایا جاچکا ہے - دہلی تک اس کی توسیع سال حال کے ختم ہونے سے پیشتر کر دی جائیگی - کراچی اور دہلی کی درمیانی منزلیں حیدر آباد (سندھ) اور جودھپور ہونگی۔

شملہ ۱۹ اپریل - ۱۵ یا ۱۶ اپریل کو شاہ امان اللہ خان کے غزنی میں داخلہ کے متعلق جو افواہ پھیلی ہوئی ہے - اس کے بارے میں معتبر حلقوں سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے - کہ افواہ مذکور کی قطعی طور پر تصدیق نہیں ہوئی۔

بمبئی ۱۹ اپریل - سر میلکم ہیلی انگلینڈ سے واپس آ گئے - آپ وائسرائے سے ملنے کے لئے ڈیرہ دون جا رہے ہیں

دارجیلنگ - ۲۰ اپریل گورنر بنگال نے ہرچند کوشش کی - کہ حکومت بنگال کے لئے ایسے وزراء بہم ہو سکیں جن پر کونسل کو اعتماد کلی ہو - مگر انہیں کوئی ایسا وزیر نہ مل سکا - بالآخر آپ اس نتیجہ پر پہنچے - کہ موجودہ کونسل کو توڑ دیا جائے - اور جدید کونسل کے لئے عام انتخاب کیا جائے بنابریں گورنر نے تمام حلقہ ہائے انتخاب کو مطلع کیا ہے - کہ ۸ مئی تک جدید درخواستیں پیش کریں۔

مدراس ۲۰ اپریل - مدراس کے گورنر وائی کونٹ گوشن - ۱۴ جون کو بعزم دہلی ٹرین میں سوار ہوں گے اور لارڈ ارون سے بمقام بمبئی وائسرائے کلٹی کا چارج لینگے۔

پشاور ۲۲ اپریل - آج صوبہ سرحد کے سرکردہ علماء اور خوانین کا ایک قافلہ پاسپورٹ لئے بغیر شب قدر کی طرف روانہ ہو گیا ہے - تاکہ وہاں سے جلال آباد جا کر سمت مشرقی کے علماء سے شاہ امان اللہ خان کی مفروضہ تکفیر کے مسئلہ پر بحث و تمحیص کریں لیکن سنا ہے کہ حکومت نے انہیں سرحد عبور کرنے سے روکے اور واپس

پشاور سے آئے ہیں۔

بمبئی ۲۰ اپریل - برطانیہ کے سفیر متعینہ کابل سر فرانسس ہمفریز ان مسافروں میں تھے - جو آج دخانی جہاز "راولپنڈی" میں انگلستان جا رہے ہیں۔

لاہور ۲۰ اپریل - قتل راجپال کے سلسلہ میں پولیس نے ایک شخص پھتو کو گرفتار کیا تھا - جس کے خلاف اعانت قتل کا الزام تھا - پولیس نے اس کا چودہ روز کے لئے ریمانڈ لیا تھا آج ملزم کی طرف سے مسٹر فرخ حسین بیرسٹر نے مسٹر لوئس کی عدالت میں یہ مضمون درخواست پیش کی - کہ ہمیں خبر نہیں پھتو کے خلاف الزام کیا ہے اور اسے کہاں رکھا گیا ہے - چونکہ ہمیں شبہ ہے کہ اس پر تشدد کیا جا رہا ہے - اس لئے اس کو یا تو ضمانت پر رہا کیا جائے یا عدالت میں پیش کیا جائے۔

دارجلنگ ۲۱ اپریل - گورنر بنگال نے سر عبدالکریم غزنوی کو نواب مسلی چودھری کی جگہ عارضی طور پر مستقل انتظام تک بنگال کی مجلس منتظمہ کا رکن مقرر کیا ہے۔

پشاور ۲۰ اپریل - معلوم ہوا ہے - کہ موجودہ حکمران کابل نے شاہ امان اللہ خان کے نام ایک پیغام بھیجا ہے - کہ آپ کابل کے تخت کا خیال چھوڑ دیں - آپ کے تخت کابل پر قابض ہونے سے پہلے شہر کی بربادی ہو چکی ہوگی - جب تک جان میں جان ہے میں کابل کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

پشاور ۲۰ اپریل - معلوم ہوا ہے - کہ شاہ امان اللہ خان چاہتے ہیں کہ جنرل نادر خان کو گرفتار کر لیا جائے - کیونکہ ان کی حرکات مشکوک ہیں - گرفتاری کے لئے موقعہ کی تلاش جاری ہے - جنرل نادر خان اس وقت گردیز کے علاقہ میں بھرتی کے کام میں مصروف ہے۔

نارووال اور ڈیرہ بابا نانک کے درمیان ریلوے لائن کے گزرنے کے لئے جو پل بنایا گیا ہے - اس کی افتتاحی رسم گورنر صاحب پنجاب ۶ مئی کو ادا کرینگے۔

دہلی - ۱۹ اپریل اسمبلی کے حادثہ بم کا مقدمہ ۲۴ اپریل کو مسٹر پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں پیش ہوگا استغاثہ کی طرف سے مسٹر سورج نرائن پبلک پراسیکیوٹر پیش ہونگے

سول ملٹری گزٹ ۲۴ اپریل - راوی ہے کہ شاہ امان اللہ خان ابھی تک مکر میں ہی ہیں اور بجائے غزنی کے وہاں اپنی چھاؤنی قائم کر رہے ہیں - یہ بھی اطلاع ہے - کہ غلزئی قبیلہ کے لوگ ان کی فوج سے علیحدہ ہو کر غزنی میں جمع ہو رہے ہیں - موجودہ حکمران کابل کی افواج بھی اسی نواح میں ہیں - سردار علی احمد جان کو شاہ امان اللہ خان کے حکم سے قید سے آزاد کر دیا گیا ہے۔

پشاور ۲۱ اپریل ڈیرہ اسمٰعیل خان کی خبر ہے کہ چار مسلمان جو ایک ہندو کا کنواں صاف کر رہے تھے گیس کے زہر سے ہلاک ہو گئے۔

امرتسر - ۲۱ اپریل آج صبح پولیس نے امرتسر میں بہت سے مکانات کی تلاشیاں لیں - تلاشیاں ان بموں کے سلسلہ میں ہوئی ہیں جو لاہور میں پکڑے گئے ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن کا ۱۶ اپریل کا تار مظہر ہے کہ ہاؤس آف کامنز میں مسٹر ہرٹل کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نائب وزیر ہند نے کہا کہ ڈاکخانہ کو حکومت کے مفاد کی خاطر ہر شخص کے خطوط کھولنے کا حق حاصل ہے۔

لنڈن ۱۹ اپریل ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ریگا بیان کرتا ہے کہ ماسکو گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ افغانستان کے منظم جتھے روسی سرحد پار کر کے آگے بڑھ رہے ہیں - انہیں روکنے کے لئے روسی افواج بھیجی گئی ہیں۔

میڈرڈ ۲۰ اپریل ہسپانیہ کی حکومت نے اعلان کیا ہے - کہ ان کے ہاں ڈاکٹر اور وکلاء ضرورت سے زیادہ ہو گئے ہیں اس لئے ملاگا کی میڈیکل فیکلٹی بند کر دی گئی ہے۔

ترکی کے وزیر اعظم عصمت پاشا نے نائبوں کی کونسل کے درمیان اعلان کیا - کہ اب ترکی کو کسی جانب سے حملہ کا خطرہ نہیں رہا - اس لئے حکومت قانون دفاع کے احیاء کی خواہشمند نہیں۔

لنڈن - ۱۸ اپریل - خشک سالی کی وجہ سے جزائر برطانیہ میں فصلوں کے پکنے میں چار ہفتہ سے لیکر چھ ہفتے تک زیادہ درکار ہونگے دیہات کے گرجوں میں استسقٰی کی نمازیں پڑھی جا رہی ہیں

قسطنطنیہ ۲۲ اپریل - ۲۲ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں - جن کے متعلق شبہ ہے - کہ وہ انقلاب پسند پارٹی سے جس کے مرکز برلن اور وائنا میں ہیں - اور جس کی سرگرمیاں قسطنطنیہ اور سمرنا میں ہیں تعلق رکھتے ہیں بہت سا کمیونسٹ لٹریچر بھی پکڑا گیا ہے

پیکن - ۱۹ اپریل - چین میں قحط کی وجہ سے لوگ بچے کھا رہے ہیں - اسی فیصدی آبادی کو قوت لایموت درہونے کے لئے بیج میسر نہیں ہے - اونچاؤ میں روزانہ تین سو افراد قحط کی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں - باشندے اس قدر کمزور ہو گئے ہیں - کہ ان میں مردے دفن کرنے کی بھی طاقت نہیں - صدر کانسو میں قحط کی اس دردناک حالت کے پیش نظر وہاں کے غیر ملکیوں اور عیسائی مشنریوں نے بین الاقوامی امدادی کمیٹی سے استمداد کی ہے۔

لنڈن - ۱۹ اپریل - بگل بجانے والے ایک شخص کو غدر ۱۸۵۷ء کے محاصرہ دہلی میں جرأت و بسالت کے عوض وکٹوریا کراس کا تمغہ ملا تھا - لنڈن میں اس تمغے کی قیمت نیلام عام کے ذریعے چونتیس پونڈ وصول ہوئی۔

جنیوا ۱۸ اپریل تخفیف اسلحہ کی روسی تجاویز نے مشکل پیدا کر دی ہے - ان میں بم گرانے والے طیاروں کی تنسیخ - ہوا سے گرائے جانے والے بموں کی تباہی اور آئندہ ان کی ساخت کی ممانعت بھی شامل ہے - ان میں کیمیاوی طریق جنگ کی ممانعت اور گیس بنانے والے کارخانوں کی تباہی بھی مذکور ہے یہ بھی لکھا ہے کہ ٹینک (متحرک قلعے) اور بھاری بھرکم توپ خانے منسوخ کر دیئے جائیں دو سال کے اندر اندر جنگی جہازوں کی جگہ عام جہاز استعمال ہونے لگیں

(ایڈیٹر ... قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)